

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمده و نصلّى على رسوله الكريم

و على عبده المسيح الموعود

جماعت احمدیہ برطانیہ کا تعلیمی، تربیتی اور معلوماتی مجلہ

لندن

ماہنامہ

# اخبار احمدیہ

شمارہ ۲

رمضان، شوال، ذوالقعد، ہجری قمری ۱۴۳۲ ہجری شمسی ۱۴۰۰

من، جون ۲۰۲۱ء



مسجد بیت الفتوح لندن کی توسعی پر کام تیزی سے جاری ہے

اللہ تعالیٰ نے ہم پر بہت بڑا احسان کیا ہے کہ ہم نے اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے فرستادے کو مانا اور پھر خلافت کی بیعت میں آئے۔

میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔

(حضرت مسیح موعود)

سو ہم حضرت مسیح موعودؑ کی پیش گوئی کے مطابق گذشتہ 113 سال سے اللہ تعالیٰ کے نسلوں کو حرف بہ حرف پورا ہوتا دیکھ رہے ہیں۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا امیر المؤمنین حضرت مرزا اسمرو احمد خلیفۃ الائمه ایڈہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 28 / مئی 2021ء



## صفہ

## فهرست مضمین

- 4                      قال اللہ تعالیٰ، قال الرسول ﷺ، کلام الامام علیہ السلام
- 5                      اداریہ
- 6                      خلاصہ خطبات جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسک الخاتم ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
- 13                     خلافت روشنی صحیح ازال کی
- 19                     جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات
- 20                     بڑی ورچوئل انظار
- 25                     حضرت خلیفۃ المسک الخاتم ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ورچوئل ملاقات
- 30                     خبرنامہ
- 33                     گل دستہ
- 36                     دریشین

امیر جماعت برطانیہ  
رفیق احمد حیات  
بلین اچارج  
عطاء الحبیب راشد  
نگران  
منصور احمد شاہ  
مدیر اعلیٰ  
ولید احمد

ادارتی بورڈ  
اطیف احمد شخ، مبارک صدیقی،  
رانا عبدالرزاق خان  
پروف ریڈنگ  
افضال ربانی  
ٹائپ سینگ  
اطیف احمد شخ  
میگزین ڈیزائن  
اظہر بانی  
سرور ق ڈیزائن  
مرزاندیم احمد  
ایڈیٹر انگریزی  
احمد بھنو، عابد احمد  
میگزین ڈیزائن  
مرزا ندیم احمد  
ترجمہ - شیخ رفیق احمد  
پروف ریڈنگ  
 محمود احمد  
میمچر - شیخ طاہر احمد  
ترسیل  
رفیق صالح ناصر، ابراہیم خان،  
ارسلان توقیر ملک، داییال احمد  
صدیقی، بہشیر شہزاد، عادل عرفان،  
وقار خالد، ولید احمد، علیس حامد،  
یاسرا احمد، اوسیں احمد، تقدیق خان،  
کامل محمود، عادل محمود۔



اسلام کا بنیادی اور سب سے پہلا رکن نماز ہے جس کے متعلق نہ صرف قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے متعدد جگہ اس کی اہمیت بیان کی ہے بلکہ احادیث میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی باقاعدگی سے ادائیگی اور اس کے فوائد سے آگاہ فرمایا ہے۔

ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز اس ضمن میں اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰ جنوری ۲۰۱۴ء میں فرماتے ہیں کہ

”ہم میں سے کون نہیں جانتا کہ مسلمانوں پر نماز فرض ہے۔ قرآن کریم میں متعدد جگہ نماز کی اہمیت مختلف حوالوں سے بیان کر کے اس طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ نماز عبادت کا مغز ہے۔ بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک فرمایا کہ نماز کو چھوڑنا انسان کو کفر اور شرک کے قریب کر دیتا ہے۔ پھر آپ نے نماز کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا بندوں سے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔ اگر تو یہ حساب ٹھیک رہا تو کامیاب ہو گیا اور نجات پالی ورنہ گھاٹا پایا، نقصان اٹھایا۔ پس یہ ہے نماز کی اہمیت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خوبصورت مثال کے ذریعہ بیان فرمائی ہے۔ لیکن جیسا کہ میں نے کہا صرف نماز پڑھنے کا ہی حکم نہیں ہے بلکہ حقیقی مومن مردوں کو اس روح کی میل اتنا نے کے لئے مزید وضاحت فرمائی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے گھر سے وضو کیا پھر وہ اللہ تعالیٰ کے گھر یعنی مسجد کی طرف گیا تا کہ وہاں فرض نماز ادا کرے تو مسجد کی طرف جاتے ہوئے جتنے قدم اس نے اٹھائے ان میں سے اگر ایک قدم سے اس کا ایک گناہ معاف ہو گا تو دوسرے قدم سے اس کا ایک درجہ بلند ہو گا۔ یعنی ہر قدم ہی اسے ثواب دینے والا ہے۔“

نماز کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

”سوے وے تمام لوگو ! جو اپنے تین میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اسی وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوچتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور قلب سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو۔“

### حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

”نماز کیا چیز ہے۔ نماز اصل میں رب العزت سے دعا ہے جس کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا اور نہ عاقبت اور خوشی کا سامان مل سکتا ہے۔“

”میرا تو یہ مذهب ہے کہ اگر دس دن بھی نماز سنوار کر پڑھیں تو تنوری قلب ہوتی ہے۔“

”نماز ایسے ادا نہ کرو جیسے مرغی دانے کے لئے ٹھوگ مارتی ہے بلکہ سوز و گداز سے ادا کرو اور دعا کیں بہت کیا کرو۔ نماز مشکلات کی کنجی ہے۔“

”مجھے یقین ہے کہ جو شخص پورے پورے اہتمام سے نماز ادا کرتا ہے اور خوف اور یماری اور فتنہ کی حالتیں اس کو نماز سے روک نہیں سکتیں وہ بیشک خدا تعالیٰ پر ایک سچا ایمان رکھتا ہے مگر یہ ایمان غریبوں کو دیا گیا ہے دو تمند اس نعمت کو پانے والے بہت ہی تھوڑے ہیں۔“

پس پنجوچتہ نمازوں کی ادائیگی کی طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ کرنی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو باقاعدہ بروقت نماز یہ ادا کرنے کی توفیق بخشے اور ہم اس کی رضا پر کار بند ہو کر اسے راضی کر لیں۔ آمین

## قال اللہ تعالیٰ

وَأَمْرَأَهُلَكَ بِالصَّلُوةِ وَأَضْطَرَ عَلَيْهَا طَلَبَنَزَفْكَ رِزْقًا طَلَبَنَزَفْكَ لِلْمُتَقْوِيِ (سورة طه: ۱۳۳)

اور اپنے گھروالوں کو نماز کی تلقین کرتا رہا اور اس پر ہمیشہ قائم رہ۔  
ہم تجھ سے کسی قسم کا رزق طلب نہیں کرتے۔  
ہم ہی تو تجھے رزق عطا کرتے ہیں اور نیک انجام تقوی ہی کا ہوتا ہے

## قال الرسول ﷺ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحْسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهِ صَلَوَתُهُ، فَإِنْ صَلَّحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ، فَإِنَّ النَّفِقَ مِنْ فِرِصَتِهِ شَيْءٌ قَالَ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ: أَنْظُرْ فَرَاهُلَّ لِعَبْدٍ مِنْ تَطْرُعٍ فَيَكْمَلُ بِهَا مَا أَنْفَقَ مِنَ الْفِرِصَةِ؟ ثُمَّ تَكُونَ سَائِرُ أَعْمَالِهِ عَلَى هَذَا۔ (ترمذی کتاب الصلوٰۃ باب ان اول بمحاسبہ العبد)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا بندوں سے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔ اگر یہ حساب ٹھیک رہا تو وہ کامیاب ہو گیا اور اس نے نجات پائی۔ اگر یہ حساب خراب ہوا تو وہ ناکام ہو گیا اور گھائی میں رہا۔ اگر اس کے فرضوں میں کوئی کمی ہوئی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ دیکھو! میرے بندے کے کچھ نوافل بھی ہیں۔ اگر نوافل ہوئے تو فرضوں کی کمی ان نوافل کے ذریعہ پوری کر دی جائے گی۔ اسی طرح اس کے باقی اعمال کا معاملہ اور ان کا جائزہ لیا جائے گا۔

## کلام الامام علیہ السلام

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”نماز ہر ایک مسلمان پر فرض ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک قوم اسلام لاائی اور عرض کی یا رسول اللہ! ہمیں نماز معاف فرمادی جاوے کیونکہ ہم کارباری آدمی ہیں۔ مویش وغیرہ کے سب سے کپڑوں کا کوئی اعتماد نہیں ہوتا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے جواب میں فرمایا کہ دیکھو جب نماز نہیں ہے تو ہے ہی کیا؟ وہ دین ہی نہیں جس میں نماز نہیں۔ نماز کیا ہے؟ بھی کہ اپنے بھزو نیا اور کمزوریوں کو خدا کے سامنے پیش کرنا اور اسی سے حاجت روائی چاہنا۔ بھی اس کی عظمت اور اس کے احکام کی بجا آوری کے واسطے دست بستہ کھڑا ہونا اور کبھی کمال مذلت اور فروتنی سے اس کے آگے سجدے میں گرجانا۔ اس سے اپنی حاجات کامانگنا، بھی نماز ہے۔ ایک سائل کی طرح کبھی اس مستول کی تعریف کرنا کہ تو ایسا ہے۔ اس کی عظمت اور جلال کاظمہ کر کے اس کی رحمت کو جنبش دلانا پھر اس سے مانگنا، پس جس دین میں یہ نہیں وہ دین ہی کیا ہے۔ انسان ہر وقت محتاج ہے اس سے اس کی رضا کی راہیں مانگتا رہے اور اس کے فضل کا اسی سے خواستگار ہو کیونکہ اس کی دو ہوئی توفیق سے کچھ کیا جا سکتا ہے۔ اے خدا ہم کو توفیق دے کہ ہم تیرے ہو جائیں اور تیری رضا پر کاربند ہو کر تجھے راضی کر لیں۔ خدا تعالیٰ کی محبت، اسی کا خوف، اسی کی یاد میں دل لگا کر رہنے کا نام نماز ہے اور یہی دین ہے... پھر جو شخص نماز ہی سے فراغت حاصل کرنی چاہتا ہے، اس نے حیوانوں سے بڑھ کر کیا کیا؟ وہی کھانا پینا اور حیوانوں کی طرح سورہ نہ۔ یہ تودین ہر گز نہیں۔ یہ سیرت کفار ہے بلکہ جو دم غافل وہ دم کافروں ای بات بالکل راست اور صحیح ہے۔“

(ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۱۸۸، ۱۸۹، جدید ایڈیشن)

# خلاصہ خطباتِ جمعہ



فرمودہ سیدنا امیر المؤمنین حضرت مرزا مسرو راحمہ اللہ علیہ خلیفۃ المسح اقام ایدہ اللہ تعالیٰ نصرہ العزیز

(خلاصہ خطبات جمعہ ادارہ اپنی مددواری پر شائع کر رہا ہے)

ہیں اس کی وضاحت میں ایک جگہ حضرت اقدس مسح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ”اس آیت کا ماحصل یہ ہے کہ خدا وہ خدا ہے جس نے ایسے وقت میں رسول بھیجا کہ لوگ علم اور حکمت سے بے بہرہ ہوچکے تھے اور علوم حکمیہ دینیہ جن سے تکمیل نفس ہوا اور نفس انسانیہ علمی اور عملی کمال کو پہنچیں بالکل گم ہو گئی تھی اور لوگ گمراہی میں بنتا تھے۔ یعنی خدا اور اس کی صراطِ مستقیم سے بہت دور جا پڑے تھے۔ تب ایسے وقت میں خدا تعالیٰ نے اپنا رسول آئی بھیجا۔ اور اس رسول نے ان کے نفسوں کو پاک کیا اور علم الکتاب اور حکمت سے ان کو مملو کیا یعنی نشانوں اور معجزات سے مرتبہ یقین کامل تک پہنچایا۔ اور خدا شناسی کے نور سے ان کے دلوں کو روشن کیا۔ اور پھر فرمایا کہ ایک گروہ اور ہے جو آخری زمانہ میں ظاہر ہو گا۔ وہ بھی اول تاریکی اور گمراہی میں ہوں گے اور علم اور حکمت اور یقین سے دور ہوں گے تب خدا ان کو بھی صحابہ کے رنگ میں لائے گا۔ یعنی جو کچھ صحابہ نے دیکھا وہ ان کو بھی دکھایا جائے گا۔ یہاں تک کہ ان کا صدق اور یقین بھی صحابہ کے صدق اور یقین کی مانند ہو جائے گا۔“ پس یہ ہے یقین جو ہمیں حضرت مسح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آ کر آپ کی صداقت پر ہونا چاہیے اور ایمان کی حالت یہ ہونی چاہیے۔ خدا تعالیٰ پر، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر، اسلام کی صداقت پر ایمان اور یقین ہمیں وہ ہونا چاہیے جو صحابہ کا تھا۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ میں بڑے زور سے اور پورے یقین اور بصیرت سے کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ دوسرے مذاہب کو مٹا دے

ہمیں ہر وقت ان باتوں کو سامنے رکھنا چاہیے  
کہ من حیث الجماعت ہم ترقی کرنے والے ہوں

۲۶ مارچ ۲۰۲۱ء برباط بیان ۱۴۰۰ ہجری ششی  
بقام مجید بارک، اسلام آباد۔ یوکے

حضور انور نے تشهد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ الجماعت کی آیت ۳۲ اور ۳۳ کی تلاوت و ترجمہ کے بعد فرمایا کہ دو تین دن پہلے ۲۳ مارچ کا دن گزر رہے۔ جماعت احمد یہ میں یہ دن اس وجہ سے یاد رکھا جاتا ہے کہ اس دن جماعت کی بنیاد پڑی اور حضرت مسح موعود علیہ السلام نے بیعت لی۔ پس ہمیں یہ دن ہر سال یہ بات یاد دلانے والا ہونا چاہیے کہ حضرت مسح موعود علیہ السلام کی آمد کا مقصد قرآنی پیشگوئیوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق تجدید دین کرنا اور اسلام کی حقیقی تعلیم کو دنیا میں راجح کرنا ہے۔ اور ہم جو آپ کی بیعت میں شامل ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، ہم نے بھی اس اہم کام کی سر انجام دی کے لئے اپنی اپنی صلاحیتوں کے مطابق اس میں حصہ دار بننا ہے اور بھکلی ہوئی انسانیت کا تعلق خدا تعالیٰ سے جوڑنا ہے اور بندوں کو ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دلانی ہے اور ظاہر ہے اس کے لیے سب سے پہلے ہمیں اپنی اصلاح کرنی ہو گی۔ پس ہمیں ہر وقت ان باتوں کو سامنے رکھنا چاہیے تاکہ من حیث الجماعت ہم ترقی کرنے والے ہوں نہ کہ نیچے گرنا شروع ہو جائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ آیات جو میں نے تلاوت کی



## سیرت حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خوبصورت بیان

۲۰۲۱ء بہ طابق ۱۴۰۰ ہجری شمسی  
بمقام مبارک، اسلام آباد۔ یوکے

حضرت انور نے تشهد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ گذشتہ خطبہ سے پہلے حضرت عثمانؓ کا ذکر چل رہا تھا۔ آج بھی وہی ذکر ہو گا۔ حضرت اُس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت پر سب سے زیادہ رحم کرنے والے ابو بکرؓ ہیں اور اللہ کے احکام کی تعمیل و تنفیذ میں سب سے زیادہ مضبوط عمرؓ اور سب سے زیادہ حیا کرنے والے عثمانؓ ہیں۔ حضرت عائشہؓ آپؓ کی حیا کے بارے میں روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں اپنی رانوں یا پنڈلیوں سے کپڑا ہٹائے ہوئے لیٹیے تھے کہ حضرت ابو بکرؓ نے اجازت مانگی تو آپؓ نے اسی حالت میں انہیں اجازت دی۔ پھر آپؓ با تین کرنے لگے۔ پھر حضرت عمرؓ نے اجازت مانگی تو آپؓ نے اسی حالت میں انہیں بھی اجازت دے دی۔ پھر بھی آپؓ با تین کرتے رہے۔ پھر جب حضرت عثمانؓ نے اجازت مانگی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور اپنے کپڑوں کوٹھیک کیا۔ محمد جو راوی ہیں کہتے ہیں کہ میں نہیں کہتا کہ یہ سب ایک دن میں ہوا۔ مختلف وقتوں کی با تین ہو سکتی ہیں۔ وہ آئے با تین کیں اور جب وہ چلے گئے تو حضرت عائشہؓ نے

اور اسلام کو غلبہ اور قوت دے۔ اب کوئی ہاتھ اور طاقت نہیں جو خدا تعالیٰ کے اس ارادہ کا مقابلہ کرے۔ وہ فَعَالَ لِمَا يُرِيدُ (ابودجن ۱۷:۶) ہے۔ مسلمانو! یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ تمہیں یہ خبر (دے) دی ہے اور میں نے اپنا پیغام پہنچا دیا ہے۔ اب اس کو منانہ سننا تمہارے اختیار میں ہے۔ یہ سچی بات ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پاچے ہیں اور میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جو موعود آنے والا تھا وہ میں ہی ہوں اور یہ بھی کلی بات ہے کہ اسلام کی زندگی عیسیٰ کے مرنے میں ہے۔ ”اللہ تعالیٰ کرے کہ دنیا میں بننے والے لوگ خاص طور پر مسلمان اس حقیقت کو سمجھنے والے ہوں۔ آپؓ کے دعوے کو سمجھنے والے ہوں اور جلد وہ اس مسیح و مہدی کی بیعت میں آجائیں جسے اللہ تعالیٰ نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے دنیا میں بھیجا ہے اور ہمیں بھی اپنا حق بیعت ادا کرنے والا بنائے۔

حضرت انور نے آخر میں فرمایا کہ پاکستان، الجزاں کے احمدیوں کے لئے بھی دوبارہ میں دعا کے لئے کہنا چاہتا ہوں۔ وہاں حالات دوبارہ کافی بگڑتے جا رہے ہیں اور ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ کوئی مکمل امن اور سکون آگیا ہے۔ پاکستان میں بھی ہر روز کوئی نہ کوئی واقعہ ہو جاتا ہے۔ الجزاں میں بھی حکومت کے بعض اہلکاروں کی نیت نیک نہیں لگ رہی۔ دوبارہ کیس کھولنا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو دنیا کے ہر ملک میں اپنی حفاظت میں رکھے۔

کروں گا جو چینی ڈیسک کی ویب سائٹ ہے اور مرکزی آئی ٹیم کے تعاون سے یہ ویب سائٹ بنائی گئی ہے جس سے لوگوں کو چینی زبان میں اسلام اور احمدیت کے متعلق تفصیلی معلومات مل سکیں گی۔

کوئی شخص مومن اور مسلمان نہیں بن سکتا  
 جب تک ابو بکر، عمر، عثمان،  
 علی رضوان اللہ علیہم اجمعین کا سارے گل پیدا نہ ہو  
 ۹ رابریل ۱۴۲۱ء برطاقی ۹ ربہادت ۱۴۰۰ء ہجری ششی  
 بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد۔ یوکے

حضور انور نے تشهد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر چل رہا تھا۔ نافع نے فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہم لوگوں میں سے ایک کو دوسرے سے بہتر قرار دیا کرتے تھے اور سمجھتے تھے کہ حضرت ابو بکرؓ سب سے بہتر ہیں۔ پھر حضرت عمرؓ بن خطاب۔ پھر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ علیہم۔ بخاری کی روایت ہے۔ پھر حضرت عثمانؓ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بہترین لوگوں میں شمار ہونے کے بارے میں جو روایات ملتی ہیں اس میں محمد بن حنفیہ کی روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت علیؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعد لوگوں میں سب سے بہتر کون ہے؟ انہوں نے کہا ابو بکرؓ۔ میں نے پوچھا ان کے بعد کون؟ انہوں نے کہا پھر عمرؓ۔ پھر میں نے ڈرتے ہوئے پوچھا کہ پھر کون؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ حضرت عثمانؓ۔ پھر میں نے کہا اے میرے باپ! ان کے بعد کیا آپؓ؟ تو آپؓ نے جواب دیا کہ میں تو مسلمانوں میں سے ایک عام آدمی ہوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو تعلق تھا اور آپؓ کی نظر میں ان کا جو مقام تھا اس کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ حضرت عثمانؓ سے بغرض رکھنے والے ایک شخص کا جنازہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عرض کیا کہ ابو بکرؓ آئے لیکن ان کے لئے آپؓ نے کوئی خاص خیال نہ کیا۔ پھر عمرؓ آئے تو ان کے لئے بھی آپؓ نے کوئی خاص خیال نہ کیا۔ لیکن جب عثمانؓ اندر آئے تو آپؓ بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے ٹھیک کرنے لگے۔ اس پر آپؓ نے فرمایا کیا میں اس شخص کا لحاظ نہ کروں جس سے فرشتے حیا کرتے ہیں۔ تو دیکھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمانؓ کی شرم کا لحاظ کیا یعنی حضرت عثمانؓ لوگوں سے شرماتے تھے اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان سے شرمائے۔ اس واقعہ کو بیان کر کے حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے کریم ہونے سے لوگوں کو گناہوں سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ حیا کرنی چاہیے اس کی بات مانی چاہیے۔ نہ یہ کہ گناہوں پر جرأت پیدا ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ بڑا کریم ہے کرم کر دے گا۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ اس بات کو سامنے رکھنا چاہیے کہ اگر اللہ تعالیٰ کی صفت کریم ہے تو پھر بندے کو بھی حیا کرنی چاہیے اور گناہوں سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت عثمانؓ کی سخاوت اور فیاضی اور انفاق فی سبیل اللہ کے بارے میں روایات ملتی ہیں۔ حضرت عثمانؓ خود بیان کرتے ہیں کہ میں نے دس چیزیں اپنے رب کے حضور چھپا کے رکھی ہوئی ہیں۔ میں سب سے پہلے اسلام لانے والوں میں سے چوتھا شخص ہوں۔ نہ میں نے کبھی لہو و لعب والے گانے سنے اور نہ کبھی جھوٹی بات کی ہے اور جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی ہے تب سے میں نے اپنی شرمگاہ کو اپنے دائیں ہاتھ سے نہیں چھوا اور اسلام قبول کرنے کے بعد مجھ پر کوئی جمعہ ایسا نہیں گزر را جس میں میں نے کوئی گردن آزاد نہ کی ہو مساوائے اس جمعہ کے کہ جس میں میرے پاس آزاد کرنے کے لئے کوئی غلام نہ ہو۔ اس صورت میں میں جمعہ کے علاوہ کسی اور دن میں غلام آزاد کر دیتا تھا اور میں نے نہ زمانہ جاہلیت میں زنا کیا اور نہ ہی اسلام میں۔

حضور انور نے آخر میں فرمایا کہ آج بھی دعا کے لئے کہنا چاہتا ہوں۔ پاکستان، الجزاير اور دنیا میں جہاں جہاں احمدی مشکلات میں گرفتار ہیں دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات کو دور فرمائے۔ پھر فرمایا کہ نماز جمعہ کے بعد میں ویب سائٹ کا بھی لائچ

ورژن [Holy Quran](#) اور الاسلام ویب سائٹ پر قرآن پڑھنے سنتے اور سرچ کی ویب سائٹ [Read Quran.app](#) کے نئے دیدہ زیب ورژن کے اجراء کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ پراجیکٹ قرآن کریم کی خوبصورت تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کا باعث بنے اور احباب جماعت بھی ان سے بھرپور فائدہ حاصل کرنے والے ہوں۔ پھر فرمایا کہ اس کے ساتھ ہی میں پاکستان کے احمدیوں کے لئے بھی دعا کی درخواست کرتا ہوں اور اجزائر کے احمدیوں کے لئے بھی۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی ثابت قدم عطا کرے اور ان کے حالات میں تبدیلی پیدا کرے۔

رمضان کے روزوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کا حکم فرمایا ہے

۱۶ اپریل ۲۰۲۱ء بہ طابق ۱۴۰۰ھ ارشادت ابجری مشی  
بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد۔ یوکے

حضور انور نے تشهد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ البقرۃ کی آیات ۱۸۳ تا ۱۸۷ کی تلاوت و ترجمہ کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال پھر ہمیں ماہ رمضان میں سے گزرنے کا موقع مل رہا ہے۔ ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ صرف رمضان کے مہینے کو پانا اور اس میں سے گزرنا ہی کافی نہیں ہے بلکہ روزوں کے ساتھ اور ان روزوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ پھر قرآن کریم کی اہمیت اور اس کے نزول کے بارے میں بھی یہ بتایا کہ اس کا پڑھنا اور اس پر عمل کرنا ہمارے لئے ہدایت اور ایمان میں مضبوطی کا ذریعہ ہے اور پھر ہمیں یہ خوشخبری دی کہ میرے بندوں کو بتا دے کہ اے نبی! میں ان کے قریب ہوں۔ دعاؤں کو سنتا ہوں۔ قبول کرتا ہوں۔ اور رمضان کے مہینے میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نچلے آسمان پر آ جاتا ہے یعنی اپنے بندوں کی دعاؤں کو بہت زیادہ سنتا ہے

نے نہیں پڑھا۔ حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص کا جنازہ لا یا گیا تاکہ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھا دیں لیکن آپ نے اس کی نماز جنازہ نہ پڑھائی۔ کسی نے عرض کی یا رسول اللہ! اس سے پہلے ہم نے کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نے کسی کی نماز جنازہ چھوڑی ہو۔ اس پر آپ نے فرمایا شخص عثمانؓ سے بعض رکھتا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ بھی اس سے دشمنی رکھتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ پھر ایک روایت میں آتا ہے عطاء بن یزید نے انہیں خبر دی کہ حمران نے جو کہ حضرت عثمانؓ کے آزاد کردہ غلام تھے انہیں بتایا کہ انہوں نے حضرت عثمان بن عفانؓ کو دیکھا کہ انہوں نے ایک برتن منگوایا اور اپنے دونوں ہاتھ تین بار پانی ڈال کر دھوئے۔ پھر اپنا دیاں ہاتھ برتن میں ڈالا اور کلی کی اور ناک صاف کیا۔ پھر اپنا منہ اور دونوں ہاتھ کہنیوں تک تین بار دھوئے پھر اپنے سر کا مسح کیا پھر اپنے دونوں پاؤں ٹھنڈوں تک تین بار دھوئے۔ پھر کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جس نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا اور پھر اس طرح دور کعتیں پڑھیں کہ ان میں اپنے نفس سے باتیں نہ کیں تو جو گناہ بھی اس سے پہلے ہو چکے ہیں ان سب سے اس کی مغفرت کی جائے گی۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیان فرماتے ہیں کہ ”میں تو یہ جانتا ہوں کہ کوئی شخص مومن اور مسلمان نہیں بن سکتا جب تک ابو بکر، عمر، عثمان، علی رضوان اللہ علیہم اجمعین کا سارنگ پیدا نہ ہو۔ وہ دنیا سے محبت نہ کرتے تھے بلکہ انہوں نے اپنی زندگیاں خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کی ہوئی تھیں۔“ پھر آپ فرماتے ہیں ”یہ عقیدہ ضروری ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت فاروق عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یعنی حضرت عثمانؓ اور“ حضرت علی مرتفعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب واقعی طور پر دین میں امین تھے۔ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو اسلام کے آدم ثانی ہیں اور ایسا ہی حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما اگر دین میں سچے امین نہ ہوتے تو آج ہمارے لئے مشکل تھا جو قرآن شریف کی کسی ایک آیت کو بھی منجانب اللہ بتاسکتے۔“

حضور انور نے قرآن سرچ کی نئی ویب سائٹ کے پہلے

ہوں تو ہم اپنی زندگیوں میں ایک انقلاب پیدا کر سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ سے تعلق میں ایک خاص کیفیت پیدا کر سکتے ہیں۔ پس ہمیں اس رمضان میں کوشش کرنی چاہیے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے قرب کو پانے کے لئے اس کے حکموں پر چلنے والے ہوں۔ اپنے ایمانوں کو مضبوط کرتے چلے جانے والے ہوں۔ اپنے بھائیوں کے لئے بھی دعا میں کریں۔ پاکستان یا الجزاً ریا کسی بھی جگہ ہیں اور کسی بھی طرح خاص طور پر جماعتی مشکلات میں گرفتار ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی محفوظ رکھے۔

حضور انور نے فرمایا کہ دوسروں کے لئے دعا میں کرنے سے بھی اپنی دعا میں قبول ہوتی ہیں۔ یہ نسخہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے بلکہ دوسروں کے لئے دعا میں کرنے والے کے لئے فرشتے دعا میں کرتے ہیں اور فرشتوں کی دعا میں جب ہو رہی ہوں تو یہ کس قدر فائدہ مند سودا ہے۔ پس ہمیں خاص طور پر صرف اپنے لئے نہیں دوسروں کے لئے بھی بہت زیادہ دعا میں کرنی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی بھی اس رمضان میں خاص طور پر توفیق عطا فرمائے۔

## سیرت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ

۲۳ راپریل ۱۴۰۲ھ بہ طبق ۲۳ شہادت ۱۴۰۰ھ بھری شمشی  
بمقام مسجد مبارک، اسلام آماد۔ یوکے

حضرور انور نے تشهد، تعود اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ آج میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کروں گا۔ حضرت عمر کا تعلق قبلہ بنو عدی بن کعب بن لؤی سے تھا۔ آپ کے والد کا نام خطاب بن نفیل تھا۔ ایک قول کے مطابق آپ کی والدہ کا نام حنثمة بنت ہاشم تھا۔ اس طرح آپ کی والدہ ابو جہل کی چچا زادہ ہمیشہ بنتی ہیں۔ حضرت عمرؓ کی تاریخ پیدائش کے بارے میں مختلف روایات بیان ہوئی ہیں۔ بہر حال مختلف آراء ہیں، تقریباً ایکس اور چھیس سال کے درمیان کی عمر بنتی ہے جب انہوں نے اسلام قبول کیا۔ حضرت عمرؓ کی کنیت ابو حفص تھی۔

حضرور انور نے فرمایا کہ حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ

لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تم چاہتے ہو کہ میں تمہاری دعا میں سنوں تو پھر تمہیں بھی میری باقوں کو مانا ہو گا۔ میں نے جو احکامات دیے ہیں ان پر عمل کرنا ہو گا۔ صرف رمضان کے مہینے میں نہیں بلکہ ان نیکیوں کو مستقل زندگیوں کا حصہ بنانا ہو گا اور اپنے ایمانوں کو مضبوط کرنا ہو گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک موقع پر فرماتے ہیں کہ ”دعا اسلام کا خاص فخر ہے اور مسلمانوں کو اس پر بڑا ناز ہے۔ مگر یاد رکھو کہ یہ دعا زبانی بک بک کا نام نہیں ہے بلکہ یہ وہ چیز ہے کہ دل خدا تعالیٰ کے خوف سے بھر جاتا ہے اور دعا کرنے والے کی روح پانی کی طرح بہہ کر آستانہ الوہیت پر گرتی ہے اور اپنی کمزوریوں اور لغزشوں کے لیے قوی اور مقتدر خدا سے طاقت اور قوت اور مغفرت چاہتی ہے اور یہ وہ حالت ہے کہ دوسرے الفاظ میں اس کو موت کہہ سکتے ہیں۔ جب یہ حالت میسر آ جاوے تو یقیناً سمجھو کہ باب اجابت اس کے لئے کھولا جاتا ہے اور خاص قوت اور فضل اور استقامت بدیوں سے نچنے اور نیکیوں پر استقبال کے لئے عطا ہوتی ہے۔ یہ ذریعہ سب سے بڑھ کر زبردست ہے۔“ دعا کے حوالے سے نماز کی غرض اور اہمیت کو بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ ”نماز کی اصلی غرض اور مغز دعا ہی ہے اور دعا مانگنا اللہ تعالیٰ کے قانون قدرت کے عین مطابق ہے۔ مثلاً ہم عام طور پر دیکھتے ہیں کہ جب بچہ روتا دھوتا ہے اور اضطراب ظاہر کرتا ہے تو ماں کس قدر بے قرار ہو کر اس کو دودھ دیتی ہے۔ الوہیت اور عبودیت میں اسی قسم کا ایک تعلق ہے جس کو ہر شخص سمجھ نہیں سکتا۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کے دروازہ پر گر پڑتا ہے اور نہایت عاجزی اور خشوع و خضوع کے ساتھ اس کے حضور اپنے حالات کو پیش کرتا ہے اور اس سے اپنی حاجات کو مانگتا ہے تو الوہیت کا کرم جوش میں آتا ہے اور اسی شخص پر رحم کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کا دودھ بھی ایک گریہ کو چاہتا ہے اس لئے اس کے حضور ورنے والی آنکھ پیش کرنی چاہئے۔“ حضور انور نے فرمایا کہ یہ چند باتیں میں نے اس عظیم خزانے میں سے پیش کی ہیں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں عطا فرمایا جس سے دعا کی اہمیت، حکمت، دعا میں مانگنے کا طریق، اس کی فلاسفی سب پر کچھ نہ کچھ روشنی پڑتی ہے۔ اگر ہم اس کو سمجھنے والے

کرنے لگ گئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ کی عمر اس وقت تین تیس سال کی تھی اور آپؐ اپنے قبلیہ بنو عدی کے رئیس تھے جب آپؐ نے بیعت کی ہے، اسلام قبول کیا ہے قریش میں سفارت کا عہدہ بھی انہی کے سپرد تھا۔ ویسے بھی نہایت بارعہ اور جری اور دلیر تھے۔ ان کے اسلام لانے سے مسلمانوں کو بہت تقویت پہنچی اور انہوں نے دارِ اقਮ سے نکل کر بر ملا مسجد حرام میں نماز ادا کی۔ حضرت عمرؓ آخری صحابی تھے جو دارِ اقਮ میں ایمان لائے اور یہ بعثت نبوی کے چھٹے سال کے آخری ماہ کا واقعہ ہے۔ اس وقت مکہ میں مسلمان مردوں کی تعداد چالیس تھی۔ باقی اس بارے میں ان شاء اللہ آئندہ بیان کروں گا۔

**رمضان کا مہینہ قبولیتِ دعا کا مہینہ بھی ہے  
اور پھر اس کا آخری عشرہ جہنم سے بچانے والا بھی ہے**

۳۰ اپریل ۱۴۲۱ء بر طابق ۳۰ ربادت ۱۴۰۰ھجری شمسی  
باقم مجدد مبارک، اسلام آباد۔ یوکے

حضور انور نے تشبید، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج کل ہم ماہِ رمضان میں سے گزر رہے ہیں اور دو دن تک آخری عشرے میں بھی شامل ہونے والے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ رمضان کے آخری عشرے میں جہنم سے نجات دیتا ہے۔ پس ہمیں ان دنوں میں خاص طور پر اپنی عبادتوں کو سنبھالنے اور درود اور استغفار پڑھنے، توبہ کرنے، دعا میں کرنے، اللہ تعالیٰ کی عبادت کے اور بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف بھی بہت زیادہ توجہ دینی چاہیے تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بن کر جہنم سے بچنے والے ہوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا مومنوں کو حکم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے لئے اسوہ حسنہ ہیں تم نے ان کی پیروی کرنی ہے اور اپنی استعدادوں کے مطابق انہی اعلیٰ معیاروں تک پہنچنے کی کوشش کرنی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کو فاروق، کے لقب سے نوازا تھا۔ ایوب بن موسیٰ سے مردی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے حق کو عمرؓ کی زبان و دل پر قائم کر دیا اور وہ فاروق ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعہ سے حق و باطل میں جاہلیت میں گھر سواری اور کشتی حضرت عمرؓ کے محبوب مشاغل میں سے تھے۔ حضرت عمرؓ اشراف قریش میں سے تھے۔ قبل از اسلام قریش کی طرف سے سفارت کا عہدہ آپؐ کے سپرد تھا اور قریش کا دستور تھا کہ جب ان کے درمیان یا ان کے اور غیروں کے درمیان کوئی جنگ ہوتی تو وہ حضرت عمرؓ کو بطور سفیر بھیجتے تھے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ کے اسلام قبول کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا میں بھی کی تھیں۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ **اللَّهُمَّ أَعِزَّ الْإِسْلَامَ بَاحْبَ هَذِينَ الرَّجُلَيْنِ إِلَيْكَ بَأْبِي جَهَلٍ أَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: اَللَّهُمَّ اعْرِبْنَا تَوْحِيدَكَ** ذریعہ سے دین کی تائید فرمًا۔ جب حضرت عمرؓ نے اسلام قبول کیا تو حضرت جبریل نازل ہوئے اور کہا۔ **مُحَمَّدُ!** عمرؓ کے اسلام لانے سے آسمان والے بھی خوش ہیں۔ طبقات الکبریٰ کی یہ روایت ہے۔ مُعمر اور زہری سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دارِ اقਮ میں آنے کے بعد اسلام قبول کیا اور دارِ اقਮ میں مسلمان ہونے والے چالیسویں یا چالیس سے کچھ زیادہ مردو خواتین کے بعد اسلام قبول کرنے والے تھے۔ دارِ اقਮ وہ مکان یا مرکز ہے جو ایک نو مسلم ارقام بن ارقام کا مکان تھا اور مکہ سے ذرا باہر تھا۔ وہاں مسلمان جمع ہوتے تھے اور یہ دین سکھنے اور عبادت وغیرہ کرنے کے لئے ایک مرکز تھا اور اسی شہرت کی وجہ سے اس کا نام ”دارالاسلام“ بھی مشہور ہوا اور یہ مکہ میں تین سال تک مرکز رہا۔ وہی خاموشی سے عبادت کیا کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلسیں لگا کرتی تھیں اور پھر جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام قبول کیا تو پھر کھل کر باہر نکلنا شروع کیا۔ روایت میں آتا ہے کہ حضرت عمرؓ اس مرکز میں اسلام لانے والے آخری شخص تھے جن کے اسلام لانے سے مسلمانوں کو بہت تقویت پہنچی اور وہ دارِ اقਮ سے نکل کر بر ملا تبلیغ

میں آسمان پر فرشتوں نے بھی کہا تھا کہ یہ وہ شخص ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ محبت کرنے والا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ رمضان کا مہینہ قبولیت دعا کا مہینہ بھی ہے اور پھر اس کا آخری عشرہ جہنم سے بچانے والا بھی ہے۔ گناہوں سے معافی اور نیکیاں کرنے کی توفیق اللہ تعالیٰ سے ہی ملتی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ سے ہم خوب جائیں تو ہماری دنیا و عاقبت سنور جائے گی۔ رمضان کی دعاوں میں مختلفین کے شر سے بچنے کے لیے بھی بہت دعائیں کریں۔ پاکستان کے احمدی خود بھی خاص طور پر ان دنوں میں اپنے لئے اور جماعتی حوالے سے بھی بہت زیادہ دعائیں کریں۔ پھر آج کل اسی طرح جو کورونا کی وبا پھیلی ہوئی ہے اس سے بھی محفوظ رہنے کے لئے بہت دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اس بلا سے بھی دنیا کو نجات دے، ہمیں بھی محفوظ رکھے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی رنگ میں درود اور استغفار کرنے والا بنائے۔

### نظام خلافت

#### برکات اور ہماری ذمہ داریاں

مولانا عطاء الجیب راشد، امام بیتِ افضل لندن

نظام خلافت کی اہمیت و افادیت کا جتنا بھی تذکرہ کیا جائے کم ہے، اور اس موضوع کی دہرائی جہاں نسل کی حفاظت اور بہتری کی ضامن ہے وہاں پرانے لوگوں کے لئے ازدواج ایمان اور روحانی ترقی کے لئے گلے زینوں تک پہنچانے کا باعث ہوتی ہے۔ زیر نظر کتاب جماعت احمدیہ برطانیہ کی طرف سے جولائی 2006ء میں طبع کی گئی تھی جس میں فاضل مصنف نے نظام خلافت کی برکات اور اس بابت ہماری ذمہ داریوں پر احسن رنگ میں روشنی ڈالی ہے، دراصل مولانا موصوف نے سال 1992ء میں جلسہ سالانہ جرمی کے موقع پر ”اسلام کی ترقی خلافت سے وابستہ ہے“ کے عنوان پر تقریر کی تھی اور پھر سال 2005ء میں جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر ”نظام خلافت اور ہماری ذمہ داریاں“ کے موضوع پر خطاب کیا تھا، جسے اس کتاب میں ضروری نظر ثانی اور اضافہ جات کے ساتھ کیجا کر کے پیش کیا گیا ہے۔

ہمارے لئے قائم فرمائے۔ تبھی اللہ تعالیٰ ہماری دعاوں کو سننے گا اور ہم اس راستے پر چلنے والے اور اس مقام کی طرف بڑھنے والے ہوں گے جو ایک مومن کا راستہ ہے۔ پس ہمیں چاہیے کہ ان دنوں میں خاص طور پر دعاوں میں لگ جائیں۔ آج کل احمدیوں کو تو خاص طور پر پاکستان میں اور باقی مسلمان ممالک میں بھی عموماً جو جماعت کے خلاف مختلف کوششیں ہو رہی ہیں اور جو نفرت کی آگیں ہمارے خلاف بھڑکائی جا رہی ہیں یا ایسی کوشش کی جا رہی ہے اس سے اللہ تعالیٰ ہمیں بچا کے رکھے اور دشمن کے شر ان پر اٹھائے۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور پھر اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کے ذریعہ دعاوں کی طرف نہ صرف توجہ دلائی بلکہ ان کے مقبول ہونے کے طریقے بھی سمجھا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و شنا کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنा بھی قبولیت دعا کے لئے بہت ضروری ہے ورنہ وہ دعا میں زمین و آسمان کے درمیان معلق ہو جاتی ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے مجھ پر درود بھیجنा چھوڑ دیا وہ جنت کی راہ کھو بیٹھا۔ اسی طرح ایک یہ بھی حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر درود بھیجا کرو۔ تمہارا درود بھیجننا خود تمہاری پاکیزگی اور ترقی کا ذریعہ ہے۔ پھر یہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص مجھ پر دلی خلوص سے درود بھیجے گا اس پر اللہ تعالیٰ دس بار درود بھیجے گا اور اسے دس درجات کی رفت بخشنے گا اور اس کی دس نیکیاں لکھے گا۔ پس ان روایات سے درود شریف کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے اور ہم جو اس بات کے دعویدار ہیں کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و مرتبہ کا ادارا ک حاصل کیا ہے وہ اس کے بغیر ممکن نہیں تھا۔ ہمارا فرض بتاتا ہے کہ درود شریف کی اہمیت کو سمجھیں اور زیادہ سے زیادہ درود پڑھنے کی کوشش کریں۔ صرف ہمارا دعویٰ یا منہ کی باتیں نہ ہوں کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کو مانا ہے بلکہ ہمارا ہر عمل اور ہماری ہر حرکت و سکون ہمارے اس دعویٰ کی عکاسی کرنے والی ہو کہ ہم اس مسیح موعود اور مہدی معہود کو ماننے والے ہیں جس کے بارے

# خلافت روشنی صحیح ازل کی

تحریر و ترتیب - مظفر احمد طاہر

## اے فطرت خوابیدہ اُٹھ اُٹھ کے بمار آئی

کے ذریعہ سے جاری ہوئی تھیں۔ یہ خلافت منہاج النبوت ہوتی ہے۔ ان خلفاء کا سلسلہ ایک لمبے عرصہ تک الٰہی جماعتوں میں چلتا ہے۔ جس طرح انبیاء کے مامور کرنے جانے پر بہت سے منکر لوگ ان کی مخالفت کو اپنا وظیرہ بنالیتے ہیں اور ہر رنگ میں ان سے برس پیکار ہو جاتے ہیں اور ان کی کامیابی کو روکنا چاہتے ہیں۔ اسی طرح نبی کی وفات کے بعد آسمانی سلسلہ کے استحکام اور اس کی روحانی تنظیم کی مضبوطی کے لئے جب اللہ تعالیٰ بذریعہ انتخاب کسی خلیفہ کو مقرر فرماتا ہے تو منافق لوگ اپنی ریشہ دو ایوں سے اس کی راہ کو روکنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس جماعت کے دلوں میں مختلف قسم کے وسوسے پیدا کرنے شروع کر دیتے ہیں۔ مگر کون ہے جو خدا کے ارادہ اور اس کے کام کو روک سکے؟ نبی آخر کار ایک مقدس جماعت بنانے میں کامیاب ہو جاتا ہے اور خلیفہ اس جماعت کی شیرازہ بندی کو قائم رکھنے اور انہیں روحانی شاہراہ پر گامزن رکھنے میں کامران ہو جاتا ہے۔ انبیاء اور خلفاء کے دشمن اور حاسد آخ کار ناکام و نامراد رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی یہ سنت اور اس کی یہ فعلی شہادت ابتداء سے جاری ہے اور آخر تک جاری رہے گی۔ اس سے اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ایک زبردست اور محسوس ثبوت ملتا ہے۔ نبی کی روحانیت مختلف انداز سے افراد جماعت میں سراست کرتی ہے اور وہ مختلف پہلوؤں سے اس کے جانشین ہوتے ہیں خلافت کا یہ وسیع مفہوم اپنی جگہ پر بحق ہے۔ لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ نبی کی وفات کے بعد اس کی

جب سے دنیا کا آغاز ہوا ہے آدم والبیس کا وہ قصہ دہرایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ انسانی قلوب اللہ تعالیٰ کی تجلیات کا مہبٹ بن جائیں اور ان سے آسمانی انوار کا انعکاس پیدا ہو۔ لیکن اللہ تعالیٰ اپنی اس مشیت کے نفاذ میں کسی جر کا استعمال نہیں فرماتا۔ وہ اس مقصد کے لئے ایک انسان کو منتخب فرماتا ہے۔ اور اسے خلافت کے خلعت سے سرفراز کرتا ہے۔ وہ اپنے زمانہ میں نورانی مشعل ہوتا ہے۔ اور دلوں کو نورانیت بختنا اس کا کام ہوتا ہے۔ اس سے تعلق پیدا کرنے والے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا مورد بنتے ہیں۔ اپنے قلوب میں جلا پاتے ہیں۔ اپنی زندگی کے مقصد کو پا کر دائی سعادت کے وارث بنتے ہیں۔ اس منتخب خلیفہ سے علیحدہ رہنے والے اور اس کی مخالفت کرنے والے اپنے قلوب کو زنگ آلود کر لیتے ہیں۔ اور اپنے اوپر خدا کی ناراضگی اور اس کے غصب کو بھڑکاتے ہیں۔ یہ مخالفین چاہتے ہیں کہ ان آسمانی نوروں کو بجہادیں جو خالق تک پہنچنے والی راہ کو منور کرتے ہیں اور خلق خدا کو دائی ظلمت کا شکار بنادیں۔

یہ کشمکش اور یہ رسہ کشی اہل حق اور اہل باطل میں ابتداء آفرینش سے جاری ہے۔ مختلف ناموں سے ان کا ظہور ہوتا رہتا ہے۔ ہر زمانہ کا نبی اور مامور خلافت الٰہیہ کا کامل نمائندہ ہوتا ہے۔ اس کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ اس کی تربیت یافتہ جماعت کے متقدی ترین اور مقرب الی اللہ فرد کو اس نعمت سے سرفراز کرتا ہے۔ اور ان نورانی شعاعوں کو دیر تک اس جماعت میں قائم رکھتا ہے۔ جو نبی اور رسول

قیادت ان کے سپرد کر دی۔ حضرت ابو بکرؓ نے جس رنگ میں امت محمدیہ کے لئے آسمانی برکتوں کے دروازے کھولے وہ اسلامی تاریخ کا ایک روشن ورق ہے۔ بے شک عہد صدقی میں مسلمان کھلانے والے کچھ لوگوں نے شر پیدا کیا اور سیدنا حضرت ابو بکرؓ کو ان کا مقابلہ کرنا پڑا۔ مگر بہر حال یہ دور مسلمانوں کی تنظیم کے لئے نہایت بابرکت تھا۔

حضرت ابو بکرؓ کی وفات کے بعد حضرت عمرؓ امت مسلمہ کے خلیفہ مقرر ہوئے۔ آپ نے اپنے عہد میں وہ شاندار خدمات کیں اور اسلام کے نام کو چاروں گانگ عالم میں ایسے رنگ میں نمایاں کیا کہ اپنے بیگانے بھی ان بے مثال فتوحات پر حیران تھے۔ اس دور میں مسلمانوں کا ایک عصر حضرت عمرؓ کی مخالفت کرتا رہا۔ مگر بہر حال خدا کی بات پوری ہوئی اور اسلامی نظام نہایت مستحکم بنیادوں پر قائم ہو گیا۔

حضرت عمرؓ کی وفات کے بعد حضرت عثمانؓ کو اللہ تعالیٰ نے قبائے خلافت پہنائی اور آپ نے مسلمانوں کی روحانی اور دینیوی ترقی کو چار چاند لگا دیئے۔ آپ نے اتصائے عالم میں اسلامی پرچم کو لہرا دیا۔ ان سارے زرین کارnamوں کے باوجود ایک گروہ مسلمان کھلانے والوں کا آپ سے برس پہنچا رہوا۔ اس نے فتنہ پیدا کیا اور بہت سے سادہ لوح مسلمانوں کو مغالطہ میں ڈالنے کی زبردست مہم شروع کر دی۔ اس شریر گروہ نے حضرت عثمانؓ سے مطالبہ کیا کہ وہ چادر خلافت کو اتار دیں اور اس منصب سے الگ ہو جائیں ورنہ انہیں شہید کر دیا جائے گا۔ حضرت عثمانؓ نے جواب دیا کہ یہ تمیض تو مجھے اللہ تعالیٰ نے پہنائی ہے۔ میں اسے اتارنے والا کون ہوں۔ یا تم مجھے معزول کرنے والے کون ہو۔ سیدنا حضرت عثمانؓ شہید ہو گئے۔ مگر خلافت کا مقام محفوظ و مضبوط رہا۔

پھر ان کے بعد حضرت علیؓ خلیفہ مقرر ہوئے آپ کی روحانی برکات اور فتوحات کا بھی ایک وسیع سلسلہ ہے۔ آپ نے مسلمانوں کی جماعت میں اتحاد اور تنظیم کیلئے نہایت جانکار و ششیں کیں۔ آپ کے ذریعہ سے مسلمان بہت سے عظیم الشان افضال الہیہ کے وارث ہوئے مگر فتنہ پرداز اس دور میں بھی مصروف فتنہ پردازی رہے اور انہوں نے ناموس خلافت کو پاؤں تلے روند نے کی

روحانیت کا مرکزی نقطہ نبی کا خلیفہ ہوتا ہے۔ اسے نبی کا ساعزم اور حوصلہ عطا فرماتا ہے۔ اس کے کاموں میں برکت دیتا ہے اور اس کے انفاس قدسیہ سے بہتوں کو یہاریوں سے شفا بخشتا ہے ان روحانی برکات کے علاوہ خلیفہ کا وجود جماعت کی بکھتی اور اتحاد کا شعار ہوتا ہے۔ اس لئے اہل ایمان اس امر کے لئے کوشش رہتے ہیں کہ خلافت کی نعمت کے دور کو شکریہ کے ذریعہ سے زیادہ لمبا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں نبوت کو خاص نعمت قرار دیا ہے اور پھر مومنوں سے خلافت کا وعدہ فرمایا ہے۔

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصَّلِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ النَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَ لَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَ لَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمَّا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشَرِّكُونَ بِنِي شَيْئًا وَ مَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَسِقُونَ ﴿٥٦﴾  
(نور: 56)

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے اُن سے اللہ نے پہنچنے وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تملکت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو اُس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں

اس آیت پر تدبر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جماعتی استخلاف کے علاوہ انفرادی خلفاء کا خاص وعدہ کیا گیا ہے۔ پہلی امتوں میں عمومی جانشین کے علاوہ افراد خلیفہ ہوتے تھے۔ اور اگر غور کیا جائے تو در حقیقت جماعتی استخلاف کاظہ ہو اور اس کی برکات کا ثبوت بھی انفرادی خلفاء کے وجود سے ہوتا ہے۔ اس وعدہ کا ایقاعہ یوں ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے رسول کریم ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابو بکرؓ کو خلیفہ بنایا اور سارے مسلمانوں کی زمام

حضرت عثمانؑ کے عہد خلافت میں جب کچھ باغی لوگ حضرت عثمانؑ کی خلافت کے خلاف منصوبے کر رہے تھے تو ایک صحابی حضرة الکاتب نے کہا۔

عجمت لها بخوض الناس فيه

بِرُومُونَ الْخِلَافَةَ إِنْ تَزُولُ  
وَلَا قَوَابِعَ هَا ذَلِلاً ذَلِلاً  
وَكَانُوا كَالْهَيُودَ وَالنَّصَارَى  
سَوَّاً كُلُّهُمْ ضَلُّوا السَّبِيلًا

”ترجمہ: مجھے ان لوگوں کی باتوں سے تعجب ہوتا ہے جو چاہتے ہیں کہ خلافت ختم ہو جائے۔ واقعہ یہ ہے کہ اگر خلافت جاتی رہی تو یہ لوگ ہر خیر و برکت سے محروم ہو جائیں گے۔ پھر وہ محرومی یہودیوں یا عیسائیوں کی طرح ہو جائیں گے۔ سب گمراہ ہونے میں برابر ہوں گے۔“ (تاریخ ابن اثیر)

انحوالہ جات سے واضح ہے کہ صحابہؓ خلافت کے وجود کو امت کے لئے اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان نعمت سمجھتے تھے اور خلافت کے خلاف ہر قسم کے منصوبوں کا وہ مقابلہ کرتے تھے۔ بعد کی صدیوں میں جب مسلمانوں میں سلطنت اور حکومت کا نظام راجح ہو گیا تب بھی امت خلافت کے نظام کے اجراء کے لئے متنبی رہی۔ گزشتہ سالوں میں مسلمان ممالک میں تحریک خلافت درحقیقت اسی دبی ہوئی خواہش کا ایک اظہار تھا۔

اللہ تعالیٰ نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا آغاز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے فرمایا۔ ایک جماعت قائم کی جس کا مقصد تخلیق اشاعت اسلام قرار پایا۔ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت ثانیہ (خلافت) کا سلسلہ اس جماعت میں دائی طور پر جاری رہے گا۔ چنانچہ ۱۹۰۸ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد حضرت مولا نا نور الدینؒ جماعت احمدیہ کے خلیفہ اول منتخب ہوئے۔ آپ کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ نے جماعت کو استحکام بخشنا۔ روحانی زندگی کی برکات سے نوازا۔ اس مبارک عہد میں بھی ایک گروہ احمدی کہلانے والوں کا آپ کی خلافت کے خلاف وسوسہ اندازی کرتا رہا مگر خدائی نوشتہ پورا ہوا۔

ہر رنگ میں کوشش کی حضرت علیؓ نے اپنے خون کی قربانی پیش کر کے خلافت کی حفاظت کی مگر اسلامی آن پر حرف نہ آنے دیا بے شک آپ نے جام شہادت پی لیا مگر خلافت کی مقدس امانت کو ہر طرح سے محفوظ رکھا۔

تاریخ سے ثابت ہے کہ خلفاء راشدین کے مبارک عہد میں روحانیت ہمیشہ غالب آتی رہی اور ایک قلیل عنصر کی شرارتیوں کے باوجود عامۃ المسلمين اسلام کی اشاعت، اس کی روحانی تنظیم اس کے استحکام میں ہمہ تن مصروف تھے۔ وہ ایک فولادی دیوار کی طرح اپنے نصب ایمن کے پانے کے لئے مصروف عمل رہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ خدائی وعدوں کے مطابق اسلام کی عظمت کا سکھ بیٹھ گیا اور خدا کا دین ہر طرح سے غالب آگیا۔

خلافت راشدہ کے مبارک زمانہ کے بعد بیٹک افراد میں بڑے بڑے قابل روحانی انسان گزرے ہیں مگر وہ مجموعی برکات کا روحانی دور نظر نہیں آتا۔ یہ دراصل خلافت کی نعمت کی ناقدری کا نتیجہ تھا۔ اور یہ اتنی نمایاں بات ہے کہ اسے ہر مسلمان محسوس کرتا رہا ہے۔ صحابہ اکرامؓ خوب جانتے تھے کہ خلافت مسلمانوں کے لئے بنیادی اینٹ یا ریڑھ کی ہڈی کی مانند ہے جس کے بغیر انسانی جسم بیکار ہو جاتا ہے۔ حضرت ابو بکرؓ نے اپنے پہلے خطبہ میں فرمایا تھا۔

”وَقَدْ اسْتَخَلَفَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ خَلِيفَةً لِيَجْمِعَ بَهُ الْفَتَكَمْ وَيَقِيمَ بَهُ الْكَلِمَتَكَمْ“  
کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے ایک خلیفہ مقرر فرمایا ہے۔ تا اس کے ذریعہ تمہارے اندر الفت پیدا کرے اور تمہارے اتحاد کو مضبوط اور مکمل بنائے۔

حضرت عمرؓ نے ایک موقع پر حضرت ابو بکرؓ سے کہا تھا۔

”فَوَاللَّهِ لَئِنْ صَبَنَا بَكَ لَا يَكُونُ لِلْإِسْلَامِ نَظَامٌ“  
کہ بخدا اگر آپ کو گزند پہنچا تو اسلام کا نظام باقی نہ رہے۔ (تاریخ کامل ابن اثیر جلد)

اسی موقع پر حضرت علی کرمؓ نے حضرت ابو بکرؓ سے فرمایا تھا۔

”فَوَاللَّهِ لَئِنْ فَجَعْنَا بَكَ لَا يَكُونُ لِلْإِسْلَامِ نَظَامٌ أَبَدًا“  
اللہ کی قسم! اگر آپ کو صدمہ پہنچ گیا تو پھر اسلام کی کبھی تنظیم قائم نہ ہوگی۔“

حضور تحریر فرماتے ہیں:

”اگر ہندو صاحبان ہمارے ساتھ صفائی کرنا چاہتے ہیں تو وہ بھی ایسا ہی اقرار لکھ کر اس پر دستخط کر دیں اور اس کا مضمون بھی یہ ہو گا کہ ہم حضرت محمد مصطفیٰ رسول اللہ ﷺ کی رسالت اور نبوت پر ایمان لاتے ہیں اور آپ کو سچا نبی اور رسول صحیح ہیں اور آئندہ آپ کو ادب اور تعظیم کے ساتھ یاد کریں گے۔ جیسا کہ ایک ماننے والے کے مناسب حال ہے۔ اور اگر ہم ایسا نہ کریں تو ایک بڑی رقم تاداں کی جوتین لاکھ روپیہ سے کم نہیں ہو گی احمدی سلسلہ کے پیشتر و کی خدمت میں پیش کریں گے۔ یاد رہے کہ ہماری احمدی جماعت اب چار لاکھ سے کچھ کم نہیں ہے اس لئے ایسے بڑے کام کے لئے تین لاکھ روپیہ چندہ کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ اور جو لوگ ہماری جماعت سے ابھی باہر ہیں دراصل وہ سب پر اگنہ طبع اور پر اگنہ خیال ہیں۔ کسی ایسے لیڈر کے ماتحت وہ لوگ نہیں ہیں جو ان کے نزدیک واجب الاطاعت ہے۔“ (رسالہ پیغام صفحہ ۲۶)

احمدی جماعت ایک واجب الاطاعت لیڈر اور امام کے ماتحت ہے۔ خلیفہ وقت ان کا امام مطاع ہے۔ یہی چیز اس دور میں جماعت احمدیہ کو دوسرے تمام مسلمان کھلانے والے فرقوں سے ممتاز کرتی ہے۔ پس خلافت کی نعمت کی قدر کرنا ہماراولین فرض ہے۔ مولوی محمد علی صاحب مرحوم نے ۱۹۱۳ء میں جماعت سے الگ ہو کر خلافت کا انکار کیا تھا۔ مگر سالہا سال کے تجربہ کے بعد آخر انہیں بھی کہنا پڑا کہ:

”نظام کی بنیاد ایک ہی بات پر ہے۔ کہ اسمع و اطیو سنو اور اطاعت کرو جب تک تمام افراد جماعت ایک آواز پر حرکت میں نہ آ جائیں۔ جب تک تمام اطاعت کی ایک سطح پر نہ آ جائیں ترقی محال ہے۔ غور کر کے دیکھ لیجئے اس کے بغیر کوئی نظام قائم رہ سکتا ہی نہیں۔ یہی اصول تھا جس نے حضرت ابو بکرؓ عمرؓ اور عثمانؓ کے زمانہ میں مسلمانوں پر فتوحات کے دروازوں کو کھول دیا تھا۔“  
(پیغام صفحہ ۲۷ فروری ۱۹۳۴ء)

آخری زمانہ کا موعود جس کے متعلق بانی اسلام سرورِ کوئی نہیں  
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر نبیوں نے صاف

اللہ تعالیٰ کی تائید اور حضرت خلیفہ مسیح الاولؑ کی قوتِ قدر سے کے نتیجہ میں مخالفین ناکام رہے اور جماعت شاہراہ ترقی پر گامزن رہی۔

۱۹۱۳ء میں حضرت خلیفہ مسیح الاولؑ کی وفات پر اس گروہ نے فتنہ کی یہ صورت پیدا کی کہ جماعت کی شیرازہ بندی کو بکھیرنے کے لئے کہا کہ جماعت میں خلافت کی ضرورت ہی نہیں۔ مگر احمدی چھ سال تک خلافت اولیٰ کی برکات اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر چکے تھے۔ اور ہزاروں مرتبہ حضرت خلیفہ اولؑ سے آئندہ سلسلہ خلافت کے جاری رہنے کی بشارت سن چکے تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واضح ارشادات ان کی نظرؤں میں تھے جن میں حضور نے جماعت احمدیہ میں سلسلہ خلافت کے قیام کی بشارت دی تھی۔ احمدیوں نے ان فتنے پر دمازوں کی منصوبہ بندی کو ناکام بنا دیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے وعدوں کے مطابق جماعت احمدیہ کے انتخاب سے سیدنا حضرت مرزا شیر الدین محمود احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ جماعت احمدیہ کے خلیفہ دوم مقرر ہو گئے۔ اہل باطل کو اپنی ناکامی کا سخت صدمہ تھا۔ انہوں نے لاہور میں ڈیڑھ اینٹ کی علیحدہ مسجد تیار کرنی شروع کر دی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج خلافت ثانیہ کی بابرکت اور روحانی فتوحات سے ببریز عہد پر بیالیں برس گزرے خدائی وعدوں کے مطابق ان لوگوں کا اس کوشش میں ناکام و نامراد ہونا ایک یقینی امر ہے۔ مگر تاہم جماعت احمدیہ کے لئے نہایت حزم و احتیاط کا مقام ہے۔ صد ہاسالوں کے بعد اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ کو پھر نعمت خلافت سے سرفراز کیا ہے۔ اب اگر اختلاف اور ناشکری کے نتیجہ میں خدا نخواستہ یہ نعمت چھپن جائے تو کتنی بڑی ناکامی اور نامرادی ہے۔

اے احمدی جماعت! خلافت اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص فضل اور نہایت ہی عظیم الشان نعمت ہے پہلے لوگوں کے حالات پر نظر دو ڈاکر اس نعمت کی قدر کر۔ اس نعمت کی قدر کر۔ اس نعمت کی قدر کر۔ تاہم اللہ تعالیٰ بہت ہی لمبے عرصہ تک اس نعمت سے جماعت کو سرفراز کرتا رہے۔

بھائیو! حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی آخری تحریر میں ہندو قوم کے سامنے جو معاہدہ کی تجویز پیش فرمائی تھی اس میں

اس آسمانی وعدہ کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال پر دوسری قدرت کے پہلے مظہر اول المہا جرین حضرت حاجی مولوی حکیم نور الدینؒ کو اس ظیم الشان موعود کے سارے متبوعین نے آپ کا پہلا خلیفہ تسلیم کیا اور اعلان کیا کہ:-

”حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جنازہ قادیان میں پڑھا جانے سے پہلے آپ کے وصیاً مندرجہ الوصیت کے مطابق حسب مشورہ متعددین صدر انجمن احمدیہ موجودہ قادیان واقرباء حضرت مسیح موعودؑ اجازت حضرت ام المومنینؓ کل قوم نے جو قادیان میں موجود تھی اور جس کی تعداد اس وقت بارہ سو تھی والا مناقب حاجی الحرمین شریفین جناب حکیم نور الدین صاحب سلمہ آپ کا جانشین اور خلیفہ قبول کیا اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔“

(بدر جون ۱۹۰۸ء اخواج کمال الدین صاحب سیکرٹری صدر انجمن احمدیہ)

اور ایسا ہونا ضروری تھا کیونکہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے جہاں یہ مقدار تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے احیار کے لئے آپ کا ایک کامل بروز ظاہر ہو گا وہاں یہی قرار پاچا تھا کہ اس کارنامہ کو سراج نام مشکلات کے لئے آپ کو صدیقؓ کا ایک بروز بھی دیا جائے گا جو اسلام کی کشتمی کو ساحل تک پہنچانے کے لئے آپ کی زندگی میں بھی اور وفات کے بعد نذر کشتمی بان کی طرح تمام مخالف لہروں کا مقابلہ کرتا چلا جائے گا چنانچہ جس طرح صدیقؓ اکبرؓ نے خداداد فراست کے مطابق بعض صحابہ تک کے بعض رجحانات کو غلط فرار دے کر اسلام کی عظمت کے لئے صحیح طریق اختیار کیا۔ اسی طرح صدیقؓ ثانیؓ (سلسلہ احمدیہ میں قدرت ثانیہ کے پہلے مظہر) کو غلط رجحانات کا مقابلہ کرنا پڑا۔ انہوں نے نہایت صفائی اور دلیری سے ان کا قلع قع کیا۔ جب بعض لوگ خلافت کی پوزیشن گرانے میں کوشش ہوئے تو حضرت خلیفہ اس سسیت الاولؓ نے فرمایا کہ:-

”کہا جاتا ہے کہ خلیفہ کا کام صرف نماز پڑھادینا اور یا پھر بیعت لے لینا ہے۔ یہ کام تو ایک ملّاں بھی کر سکتا ہے اس کے لئے کسی خلیفہ کی ضررت نہیں اور میں اس قسم کی بیعت پر تھوکتا بھی نہیں۔ بیعت وہ ہے جس میں کامل اطاعت کی جائے اور خلیفہ کے کسی ایک حکم سے بھی انحراف نہ کیا جائے۔“

اسمع صوت السماء

صف خبریں پہلے دی ہوئی تھیں اپنے وقت پر آیا اور فتح نصیب جرنیل کی طرح اپنا فرض کامیابی سے سراج نام دے کر قدیم سسیت کے مطابق دنیا سے رخصت ہوا۔ آپؑ کی وفات کے وقت تقبیعین اور عقیدت مندوں کی بے چینی اور اضطراب تو ایک طبعی امر تھا مگر وہ لوگ بھی جو آپؑ کی جماعت میں داخل نہیں تھے لیکن اسلام کا درد اپنے دل میں رکھتے تھے وہ بھی کھرا گئے اور پا کارا ٹھے کہ وہ ظیم الشان کام جو حضرت مرزا صاحب (علیہ السلام) کرتے تھے اب کون کرے گا؟ وہ خدا جس نے سیدنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرزند جلیل کو ظیم کام کرنے کے لئے معمouth فرماتھا پہلے ہی اس نے خبر دے رکھی تھی کہ ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ خلافت کے ذریعہ جماعتوں کو سنبھالتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ:-

”دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آ جاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کوئی بد قسمت مرتد ہو جانے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا۔“

(الوصیت)

پھر اسی تسلسل میں آگے چل کر فرماتے ہیں:-

”سواء عزيزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دھلاتا ہے۔ تا وہ مخالفوں کی دوجھوں خوشیوں کو پامال کر کے دھلادے۔ سواب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی ہے (یعنی اپنی وفات کے قریب ہونے کے الہامات۔ ناقل) غمگین مت ہو اور تمہارے دل پر پیشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے۔“

(الوصیت)



تاثر یہی ہے کہ data collection رمضان المبارک سے بہت پہلے مکمل ہونا چاہئے۔ انشاء اللہ آئندہ اس پر عمل کی کوشش کریں گے۔

اموال بیت الفتوح میں لندن کی جماعتوں (within) M 25 کے لئے 1300 فروٹ باسکٹس بنانے اور بذریعہ مقامی صدران مستحقین میں تقسیم کرنے کی توفیق ملی۔ لندن سے باہر کی جماعتوں کو فنڈ زمہیا کر دئے گئے تھے کہ وہ مقامی طور پر یہ باسکٹس تیار کر کے تقسیم کریں۔ لندن سے باہر مقامی صدران نے کم و بیش 750 باسکٹس (پچھے نے چالکیں بھی دیں) بنائے تھے۔ اس طرح اموال جماعت یو۔ کے کو دو ہزار سے زائد لوگوں میں فروٹ باسکٹس اور نقر قم تقسیم کرنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ علی ذالک مکرم سید شاہد محمود اور مکرم عطا النور صاحب سو شل ویلفیر سیکیشن نے انتحک محنت کی ہے۔ صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے چالیس کے قریب خدام کو باسکٹس کی تیاری کے لئے مختلف شفشوں میں بھیجا اور ہماری معاونت کی۔ سیکریٹری فناں یو۔ کے اور ان کی ٹیم نے رقم کی بروقت ترسیل میں مستعدی سے مدد کی۔ دفتر امور عامہ کے کارکنان نے دن رات محنت کی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اجر عظیم سے نوازے۔ آمین۔ حقیقت تو یہ ہے حضرت امیر امین ایڈہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاوں اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ممکن ہو سکا۔ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی کارکنان امور عامہ کو عاجزی اور انکساری کے ساتھ خدمت کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین

خاکسار  
شیخ طارق محمود سیکریٹری امور عامہ یو کے۔

تم شکر کرو کہ ایک شخص کے ذریعے ہماری جماعت کا شیرازہ قائم ہے، اتفاق بہت بڑی نعمت ہے اور یہ مشکل سے حاصل ہوتا ہے ہم پر یہ خدا کا خاص فضل و احسان ہے کہ ہم کو ایک ایسا شخص دیا جو شیرازہ وحدت قائم رکھے جاتا ہے۔“  
اللہ تعالیٰ ہمیں عظیم نعمت کی قدر کرنے کی توفیق بخشے اور اپنے شکر گزار بندوں میں شمار فرمائے۔ آمین ثم آمین

جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش کے نظارے جو خلیفہ اول کے دور سے شروع ہوئے اور سو سال سے زیادہ عرصہ گزرنے کے باوجود آج ہم احمدی پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخاتم کے بابرکت وجود کی صورت ہر آنے والا دن اس بات پر گواہی دیتا ہے کہ خلافت ہی روشنی صحیح از ل ہے اس کی قدر خلیفہ وقت کی آنکھوں کی ٹھنڈک بن کر ہی کی جاسکتی ہے، اور ہم سب کا فرض ہے کہ ہم اس عظیم الشان اور مبارک روحاںی نظام کی قدر کرتے چلے جائیں اپنے پیارے امام کی صحت وسلامتی، درازی عمر اور آپ کی تمام مہمات دینیہ کی غیر معمولی کامیابیوں کے لیے عاجزانہ دعاوں کے ساتھ ساتھ ایسے اعمال بجالانے کی سعی کریں جس سے ہمارے امام کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور احمدیت کی کامیابیوں کا سفر جاری و ساری رہے دشمنان احمدیت جلد از جلد اپنے بد ان جام کو پہنچیں۔ آمین

### رپورٹ تقسیم عبید تھائف

مکرم و محترم امیر صاحب یو۔ کے کی ہدایت کے مطابق گذشتہ تین سالوں کی طرح اموال بھی عبید الفطر کے موقع پر مستحقین میں نقدی اور فروٹ باسکٹس تقسیم کرنے کی سعادت ملی۔ الحمد للہ علی ذالک یہ کام امور عامہ کے سو شل اینڈ ویلفیر سیکیشن کے ذمہ ہے لیکن کام کی وسعت کی وجہ سے بالآخر سارا دفتر ہی ملوث ہو جاتا ہے۔ عبید سے پہلے مقامی صدران کے ذریعہ فہرست مستحقین کی تکمیل پہلا اور اہم مرحلہ ہے۔ اموال ہم نے کوائف فارم On-line کر دیا تھا، جس سے سسٹم میں بہتری آئی ہے۔ تاہم

جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات،

## کشوف و روایا اور الہی اشارے

کشوف کو ایک مجموعہ میں ”بشارات ربانیہ“ کے نام سے مدون کیا تھا۔ زیرنظر مجموعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ اور امیر المؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں بالترتیب 200 اور 250 خواہیں ریکارڈ کر کے جمع کر دی گئی ہیں۔

یہ خواہیں اور الہی اشارے دراصل آسمانی شہادت اور نعمت باری تعالیٰ ہوتی ہیں۔ 700 صفحات سے زیادہ پنجم اس مجموعہ کا مطالعہ روحانی سیر اور ازدواج ایمان اور خلافت سے ذاتی تعلق و محبت بڑھانے کا موجب ہے۔

## قرآن کریم

ہم اس بات کے گواہ ہیں اور تمام دنیا کے سامنے اس شہادت کو ادا کرتے ہیں کہ ہم نے اس حقیقت کو جو خدا تک پہنچاتی ہے قرآن سے پایا ہم نے اس خدا کی اواز سنی اور اس کے پر زور بازو کے نشان دیکھے جس نے قرآن کو بھیجا۔ سو ہم یقین لائے کہ وہی سچا خدا اور تمام جہانوں کا مالک ہے۔ ہمارا دل اس یقین سے ایسا پُر ہے جیسا کہ سمندر کی زمین پانی سے۔ سو ہم بصیرت کی راہ سے اس دین اور اس روشنی کی طرف ہر ایک کو بلا تے ہیں ہم نے اس نور حقيقی کو پایا جس کے ساتھ سب ظلمانی پر دے اٹھ جاتے ہیں اور غیر اللہ سے درحقیقت دل ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ یہی ایک راہ ہے جس سے انسان نفسانی جذبات اور ظلمات سے ایسا باہر آ جاتا ہے جیسا کہ سانپ اپنی کینچلی سے۔

حضرت مزاعم احمد، مسیح موعودؑ کتاب البری، روحانی خزانہ جلد 13 صفحہ 65

اللہ تعالیٰ نے اپنا نور دنیا میں پھیلانے کے لئے انبیاء کی بعثت کا سلسہ جاری فرمایا اور جب یہ انبیاء اپنا مشن مکمل کر کے اور اپنی طبعی عمر گزارنے کے بعد اس دنیا سے چلے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نظام خلافت کی صورت میں انہی فیوض و برکات کو جاری رکھنے کا سامان کرتا ہے۔ جماعت احمدیہ میں بھی قرآن کریم اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی عطا کردہ پیش خبریوں کے مطابق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعد قدرت ثانیہ کا آغاز ہو، آج جماعت احمدیہ اس تدریت ثانیہ کے پانچویں مظہر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دور مسعود میں عالمگیر ترقیات کا سفر جاری رکھے ہوئے ہے۔

احباب جماعت کے ایمان و ایقان میں استحکام و ترقی بخششے اور ان کو مزید مضبوطی عطا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ اپنی صفت کلیم کے صدقے یہ تخلی بھی ظاہر کرتا ہے کہ آئندہ منتخب ہونے والے خلفاء کے نام اور اس کے وجود کی بعض خصوصیات سے مومنین کی جماعت کو رویاء، کشوف، الہامات اور خاص الہی اشاروں سے مطلع کر دیا کرتا ہے۔ جماعت احمدیہ کی صد سالہ تاریخ میں ایسے ایمان افروز واقعات کی تعداد سینکڑوں سے بھی زیادہ ہے جب مشرق و مغرب کے دور و نزدیک کے شہروں اور آبادیوں میں بننے والے مردوں اور عورتوں کو رنگ و نسل اور تقویت کے فرق کے بغیر خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک خلیفۃ المسیح کی وفات کے بعد اگلے خلیفہ کے بارہ میں رہنمائی کی گئی۔ اس کتاب میں ایسے واقعات کو کیجا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

اس حوالہ سے قبل ازیں مکرم مولانا عبدالرحمن بشر صاحب نے ”بشارات رحمانیہ“ کے نام سے کتاب تصنیف فرمائی تھی، جس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے پہلے دو خلفاء کے حق میں دیکھی گئی سینکڑوں خوابوں اور رویاء و کشوف کو کتابی شکل میں محفوظ کیا تھا۔ بعد ازاں مکرم مولانا جلال الدین شمس صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے بارہ میں قریباً 300 رویاء و

# بڑی ورچوئل افطار



ایڈم واکر صاحب نے یہ کہہ کر پروگرام کا تعارف کروایا کہ گزشتہ چار سال سے ہمیں اس تقریب کا انعقاد کرنے کی توفیق مل رہی ہے اور یہ پروگرام اس سال منعقد ہونے والے چار پروگراموں میں سے پہلا ہوگا۔ انہوں نے اس سلسلہ میں منعقد ہونے والے دوسرے پروگراموں کا بھی تذکرہ کیا، جن میں نیشنل روزہ چینچ اور رمضان لاک ڈاؤن، فاسٹنگ ڈائری، شامل ہے۔ آخری تقریب شیرنگ افطار ہے جہاں احمدی اپنے پڑوسیوں کو افطاری تقسیم کریں گے۔ BigVirtualIftar.co.uk کے ساتھ ساتھ دوسرے سو شل میڈیا پلیٹ فارمز پر بھی ان پروگراموں سے متعلق مزید تفصیلات مہیا ہیں۔

آج کے پروگرام کے حوالے سے مکرم آدم صاحب نے مزید کہا کہ، کچھ عرصے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاکے بنانے کے ذموم کام میں اضافہ دیکھا گیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پر اس طرح کی ذموم حرکات مسلمانوں کے لئے پریشان کن

اس سال اس سلسلہ میں منعقد ہونے والے چار پروگراموں میں سے پہلا پروگرام 14 اپریل 2021ء کو منعقد ہوا۔ جس کا موضوع تھا

”اظہار رائے کی آزادی ما اشتعال انگلیزی کا عمل“

مجلس خدام الاحمد یہ برطانیہ کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے مندرجہ بالا پروگرام کی ریکارڈنگ یوٹیوب کے درج ذیل لینک پر دیکھی جا سکتی ہے۔

<https://www.youtube.com/watch?v=Eur1JEm5O4k>

4 مئی 2021 تک 3,957 افراد اس پروگرام کو دیکھ چکے ہیں۔

اس اجلاس کی صدارت مکرم ایڈم واکر صاحب، نائب صدر مجلس خدام الاحمد یہ برطانیہ نے کی۔

زمانوں میں ہر انسان اور قوم کے لئے بھیجا۔ اسلام یہ بھی تعلیم دیتا ہے کہ مسلمان دوسرے عقائد کی مذہبی خصیات کی ہرگز توہین نہ کریں۔ دوسرے مذاہب کے ساتھ باہمی عزت و احترام اسلام کا ایک مرکزی نقطہ ہے۔ ڈاکٹر حماد صاحب نے یارک شائز کے بالٹی سکول میں پیش آنے والے حالیہ واقعہ کی نشاندہی کرتے ہوئے کہا کہ وہ بھی اس اسکول میں پڑھ چکے ہیں۔ اس واقعہ میں ایک استاد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک کارٹون اپنے شاگردوں کو توہین رسالت پر گفتوگو کرتے ہوئے دکھایا۔ اور اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان بوجھ کر توہین کی گئی ہے۔ انہوں نے اس سلسلہ میں سلمان رشدی کی کتاب سٹینک ورسز کا بھی حوالہ دیا جس کی وجہ سے تمام مسلمانوں کے جذبات بری طرح مجروح ہوئے تھے۔ اسکول میں اس وقت کچھ لوگوں کے لئے مجھے اور اسلام کو گالی دینے کا بہانہ بن گیا تھا۔ مذہبی بحث مباحثہ باہمی عزت و احترام کے ساتھ ہونا چاہئے۔ اس ملک میں سول بحث و مباحثے کی ایک پرانی روایت چلی آرہی ہے، جو برطانوی روایت اور اسلامی فکر کے ساتھ موافق ہے اور یہ خوبصورتی کے ساتھ ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ چلے آتے ہیں۔ جہاں اپنی رائے اور خیال کے اظہار کا ہر ایک کو حق ہے۔ اس کے ساتھ یہ ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے کہ ہم اپنی گفتگو میں مہذب بانہ طرز عمل اپنا کیں۔ معاشرے کے تمام افراد قبل احترام سلوک کے حقدار ہیں۔

اس کے بعد مکرم عابد خان صاحب اثر نیشنل پریس سکریٹری کا خطاب تھا اور موضوع تھا

**آزادی اظہار رائے، یا بد تیزی اور بد سلوکی کا لائسنس۔**

برطانیہ میں تقریر اور اظہار رائے کی آزادی کا حق بجا طور پر تسلیم کیا جاتا ہے اور ہر ایک کو یہاں یہ حق حاصل ہے۔ ہم نے معاشروں کو دیکھا ہے کہ آمرلوں کے زیر اقتدار معاشروں میں آہنی ہاتھ سے حکومت کی جاتی ہے اور کسی بھی طرح کے احتجاج کو برداشت نہیں کیا جاتا۔ حتیٰ کہ آج بھی دنیا کے بعض حصوں میں لوگوں کو ان کے بنیادی اظہار رائے کے حق سے محروم کیا گیا ہے۔ پاکستان میں، احمدیوں کو بھی اظہار رائے کے حق سے محروم کیا گیا ہے اور ان کے

اور توہین آمیز ہیں۔ ان میں فرانس کے ساتھ ساتھ ڈنمارک میں بھی چارلی بیڈ و میگزین شامل ہے، اور حال ہی میں برطانیہ میں، باٹلے کے ایک اسکول میں بھی، جہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک کارٹون، طلباء کو دکھایا گیا تھا۔

اس تقریب کا اہتمام اس سلسلے میں کیا گیا ہے کہ کس طرح آزادی اظہار کو ذمہ دارانہ طریقے سے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

پروگرام کے پہلا حصہ میں جماعت کے تعارف پرشتمل ایک منحصر ویڈیو یوچی۔

اس کے بعد مکرم ڈاکٹر حماد خان صاحب میڈیکل ڈائریکٹر ہیومینی فرست یوکے، نے انبیاء کی عزت اور عظیم کے موضوع پر اظہار خیال کیا۔ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ

اس دنیا میں جب ہمارا کوئی پیارا بیمار ہو اور ہم اس کی مدد کرنے سے قاصر ہوں تو ایک بہت ہی برا اور بے بُسی کا احساس ہوتا ہے کہ ہم کچھ بھی کرنہیں سکتے۔ اسی طرح، اگر کسی ایسی شخصیت پر حملہ کیا جاتا ہے جس سے ہم محبت کرتے ہیں تو ہم ان کا دفاع کرنے کے لئے نکلتے ہیں کیونکہ اس سے ہمیں تکلیف ہوتی ہے، خواہ وہ حملہ صرف لفظی ہی ہو۔ اس صورت حال کا اطلاق ان لوگوں پر بھی ہوتا ہے جن سے ہم کبھی نہیں ملے ہیں لیکن ہم ان کا احترام کرتے ہیں۔ جب پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے چوک میں نشان چرچل کے مجسمے پر حالیہ دنوں میں حملہ ہوا تو اس کی وجہ سے بہت سارے لوگوں کو بڑی پریشانی ہوئی اور انہوں نے اس پر بہت برا منایا۔ مسلح پولیس کے ذریعہ اس مجسمے کی حفاظت نے اس قبل احترام شخصیت کے لئے لوگوں کے جذبات اور احساسات کی گہرائی ظاہر کر دی۔ لہذا یہ حیرت کی بات نہیں ہوئی چاہئے کہ جب انبیاء پر حملہ کیا جاتا ہے تو ان انبیاء کے پیر و کاروں کو سخت تکلیف پہنچتی ہے۔ مسلمانوں کے لئے، تمام نبیوں کا احترام ان کے ایمان کا ایک اہم جزو ہے، اور یہ اللہ کی محبت سے پیدا ہوتا ہے۔ کچھ لوگوں کے لئے یہ بات موجب حیرت ہو سکتی ہے کہ مسلمان خدا کے تمام نبیوں کا احترام کرتے ہیں کیونکہ مسلمان یہ سمجھتے ہیں کہ خدا نے اپنے رسولوں کو تمام دنیا اور سب

ہیں کہ ہمیں معاشرے کے وسیع تر مفاد اور امن اور ہم آہنگی پیدا کرنے کے لئے ان چیزوں سے پرہیز کرنا چاہئے۔ یہ وہ طریقہ ہے جس سے ہم بڑھتے ہوئے کثیر الشفافی معاشرے میں اتحاد اور معاشرتی ہم آہنگی کو قائم کر سکتے ہیں۔ قانونی طور پر تو، ہمیں یہ حق حاصل ہے کہ ہم ان لوگوں کا تمسخر اڑائیں جو بیمار، کم مراعات یافتہ، دوسرے لوگوں کے والدین یا بزرگ ہیں، مگر، ہم میں سے اکثریت شکر ہے کہ اس طرز عمل سے باز ہے۔ ہم اپنی تقریر پر حدود لگاتے ہیں کیونکہ ہم انسانیت کی اہمیت اور معاشرے میں عام بنیادی شاشٹگی کی اہمیت کا دراک رکھتے ہیں۔ یہ ایسی اقدار ہیں جو ہم سب کو متعدد کرتی ہیں۔ عابد خان صاحب نے حضرت امیر المؤمنین خلفۃ اسحاق ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس فقرہ پر اپنی تقریر کو ختم کیا کہ ایسا نہ ہو کہ آزادی اظہار کے نام پر پوری دنیا کا امن تباہ ہو جائے۔

اس پروگرام کے اختتام پر مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمد یہ برطانیہ نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ مکرم امیر صاحب نے فرمایا کہ

عملی طور پر اظہار خیال آزادی کوئی ایسا سیدھا اور سادہ مسئلہ نہیں ہے۔ اگرچہ یہ کہنا آسان ہے کہ ہم آپ کے حقوق کا دفاع کریں گے، لیکن اس پر کام کرنا مشکل ہے۔ اب یہ بحث عقیدے پر ہتھی ہے۔ لہذا ہمیں یہ واضح کرنے کی ضرورت ہے کہ ایمان کیا ہے۔ ایمان ایک ضابطہ اخلاق بھی ہے جس کے ذریعہ کوئی بھی ہم آہنگ معاشرہ تشکیل پا سکتا ہے۔ اس ضابطہ اخلاق میں ایک خاندان کی زندگی سے لے کر معاشرتی زندگی جتنی کہ، بین الاقوامی مفاد تک، زندگی کے ہر طبقے پر قواعد کی وضاحت کی گئی ہے۔ یہ ضابطہ اخلاق انسان کی یہ بھی راہنمائی کرتا ہے کہ وہ اپنے خالق کے ساتھ اپنے تعلقات کو کس طرح استوار کر سکتا ہے۔ اور اگر ہم ایک ہی خدا پر یقین رکھتے ہیں تو، یہ ممکن نہیں ہے کہ اس نے مختلف نبیوں کو مختلف پیغامات کے ساتھ بھیجا ہو۔ بنیادی طور پر اصل پیغام ایک ہی ہے، کہ ہم ایک پر امن اور ہم آہنگی والا معاشرہ کیسے تعمیر کر سکتے ہیں۔

بھیتیت مسلمان، ہم تمام انبیاء اور ان کی ان اصلاحات پر ایمان رکھتے ہیں جو وہ بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے لائے تا ہم، کچھ رہنماؤں نے اختلافات کو اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے اور یہ

لئے اسلامی اصطلاحات کا استعمال قانوناً منوع قرار دیا گیا ہے۔ ایک مہذب معاشرے میں آزادانہ اظہار رائے کی بھی کچھ حدیں ہونی چاہئیں۔ نسل پرستانہ تقریر، یہود دشمنی کی تقریر، نفرت انگیز تقریر ان تمام اقسام کی تقاریر قبل مذمت ہیں۔ سوال یہ نہیں ہے کہ اظہار رائے کی آزادی دی جائے، لیکن اس آزادی تقریر کو محدود کرنے کے لئے حد فصل کا تعین کرنا ہو گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاکے بنانے کے سلسلے میں، بہت سارے لوگ یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ یہ فعل مسلمانوں پر اتنا ناگوار کیوں ہے؟ وہ اس کو معمولی معاملہ کے طور پر دیکھتے ہیں اور یہ کہ مسلمانوں کے اس معاملہ میں زیادہ حساس ہونے کی وجہ سے یہ ایک کمزوری کی صورت بن گئی ہے۔ وہ طنز کرنے کے حق اور تو ہیں کے حق پر فخر محسوس کرتے ہیں۔ یہاں یہ نوٹ کرنا بھی ضروری ہے کہ ہمیں صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی فکر نہیں ہے، صرف ان کے ساتھ ہی نہیں، بلکہ یہ بھی یقین ہے کہ کسی دوسرے مذہب کی مقدس شخصیات کی توبین کرنا ہرگز درست نہیں ہے۔ اسلام اس بارے میں بحث کرنے اور تنقید کرنے سے نہیں روکتا۔ بلکہ اگر کوئی اسلام کے بارے میں کوئی سوال یا الزامات رکھتا ہے تو یہ مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ ان مسائل کو پر امن طور پر تخلی اور برداشت کے ساتھ حل کرنے کی کوشش کریں ان سوالات کے جواب دیں۔ احمدی مسلمان ایسے ہی پروگراموں کا انعقاد کر کے یہ کوشش کرتے ہیں جہاں ہم غیر مسلموں کو دعوت دیتے ہیں اور انہیں سوالات، خدشات اور اپنے تحفظات پیش کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ ہم صحافیوں اور میڈیا کے ساتھ بھی بھر پور طور پر رابطہ رکھتے ہیں اور میڈیا کی اس سلسلہ میں دلچسپی کا خیر مقدم کرتے ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ ان تمام معاملات میں تحقیقات کرنا ان کا بھی فرض ہے۔

ہم بھر پور طور پر اس بات کی مذمت کرتے ہیں کہ بالٹے اسکول تنازعہ میں موجود اساتذہ کو مظاہروں کا سامنا کرنا پڑا اور ان کو روپوش بھی ہونا پڑا۔ ایسے کارٹونوں کے جواب میں لوگوں کے مشدداً نہ طرز عمل کی اور ہر طرح کے تشدید کی ہم سخت الفاظ میں مذمت کرتے اور اس طرز عمل کو یکسر مسترد کرتے ہیں۔ ہم سمجھتے

یہ بات قابل تحسین ہے کہ آزادی اظہار اور انسانی حقوق کے بارے میں یورپی کونسلن کے آرٹیکل 10 کے ذریعہ حقوق دیے گئے ہیں، ان میں بھی بعض استثناء اور حدود عائد کردی گئی ہیں جن میں قومی مفاد، علاقائی سالمیت، عوام کی حفاظت، عدم استحکام اور جرائم کی روک تھام اور صحت کا تحفظ شامل ہیں۔ لہذا، یہ واضح ہے کہ اظہار رائے کی آزادی کے ساتھ ساتھ اس حق کے ذمہ داری سے استعمال کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور بنیادی بات یہ ہے کہ ہمیں فیصلہ کرنا ہے کہ ہم کس قسم کا معاشرہ تشکیل دینا چاہتے ہیں۔

آخر پر امیر صاحب نے فرمایا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا دنیا کے رہنماؤں کے لئے جہاں پیغام، یہ رہا ہے کہ دنیا میں قیام امن کرنے کے لئے، ہمیں سیاسی رہنماؤں کے ذریعہ اپنے فیصلے کرنے میں انصاف، ایمان داری اور دیانتداری سے کام لینا ہو گا۔ وہاں حضور انور کا یہ بھی ارشاد ہے کہ مسلم کمیونٹی کو اس حوالے سے مکمل طور پر شفاف ہونا چاہئے۔ مساجد میں نفرت انگیز تقاریر یا انتہا پسندانہ خیالات کا اظہار نہیں ہونا چاہئے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ میڈیا کو بھی قیام امن میں اپنا ثابت کردار ادا کرنا ہو گا۔ اگر ایک یادو افراد کی شدت پسند گروپ میں شامل ہو جائیں تو یہ صفحہ اول کی خبر ہے، لیکن جب مسلم کمیونٹی ہزاروں افراد کو امن کی طرف لاۓ گی تو اس کو کوئی ثابت کو رنج نہیں دی جاتی ہے۔

اس کے بعد شراء کے سوالات کے جوابات مکرم امیر صاحب اور نیشنل سکریٹری تبلیغ مکرم ابراہیم اخلف صاحب نے دیئے، اور پھر افطاری کے بعد مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی اور پروگرام اختتام پذیر ہوا

### جماعت احمد یہ ساؤ تھآل کی طرف سے عوامی فلاج و ہبودی کی کوششیں

ماਰچ 2020ء میں لاک ڈاؤن کے بعد سے ساؤ تھآل جماعت کی عمومی سرگرمیاں۔

جب ملک میں ما رچ 2020ء میں لاک ڈاؤن نافذ ہوا اور

بات حالیہ واقعے میں سامنے آئی ہے جہاں ایک اسکول کے استاد نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چاری ہیڈو کے بنائے ہوئے کارٹوں کی تصاویر دکھائیں، اور اس واقعے نے آزادی اظہار رائے اور ایک منافرانہ تقریر کے بارے میں ایک بڑا سوالیہ نشان کھڑا کر دیا ہے۔

آزادی اظہار حقيقی معنوں میں کیا ہے۔ کیا لوگ بغیر کسی سنسر شپ کے کھل کر اپنے خیالات کا اظہار کر سکتے ہیں؟ آزادانہ اظہار رائے کا حق بے معنی ہو گا اگر اس نے صرف مخصوص قسم کے اظہار کی حفاظت کی ہو، اور ایسی تقریر ہو جو دوسروں کو صرف حیران کر سکتی ہے۔

مغرب میں عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اسلام آزادی اظہار رائے کے خلاف ہے، درحقیقت یہ بات صحیح سے کوئی دور ہے۔ اس حوالے سے، 1400 سال قبل اسلام نے ایسے حقوق دیے ہیں جو کہ ماضی قریب تک اس مہذب دنیا کو بھی حاصل نہیں تھے۔ قرآن پاک نے یہ تعلیم دی ہے کہ دین میں کوئی جرنبیں ہے۔ قرآن مجید کے مطابق، ہمیشہ تقریر کا حقیقی مقصد حق کی دریافت کو فروغ دینا اور انسانی وقار کو برقرار رکھنا ہے۔ اللہ کی صفات میں سے ایک صفت الحق ہے، اس کا مطلب ہی حق اور صحیح ہے۔ تمام مسلمانوں کو ضابطہ حق پر عمل کرتے ہوئے ان صفات الہیہ کو اختیار کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور حق اور صحیح بات کرنی چاہئے چاہے یہ ان کے لئے ناخوشنگوار ہی کیوں نہ ہو۔ شیطانی تقریر، جوہش، غیر اخلاقی یا تکلیف دہ ہے، حق کی کھوج میں رکاوٹ ڈالتی ہے اور یوں انسانی وقار کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔ لہذا، اس قسم کی اظہار رائے کی آزادی اور برعے الفاظ پر پابندی لگانے کا جواز موجود ہے۔

تاہم، شریعت اسلامیہ میں آزادی اظہار رائے پر قطعاً کوئی پابندی نہیں ہے حتیٰ کہ انتہائی نفرت انگیز قسم کی تقریر، یعنی توہین مذہب، کو بھی جرم قرار نہیں دیا گیا۔ پابندی صرف اس صورت میں لاگو ہوتی ہے جب حق کو نقصان پہنچانے کا خطرہ ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ اسوہ ہی قابل تقلید ہے جب کہ مسلمانوں کو سخت ترین تکالیف پہنچانے والوں اور سخت ترین تشدد کرنے والوں کو معاف کر دیا گیا اور ان سے کوئی باز پرس نہیں کی گئی اور نہ ہی کسی کو کوئی سزا دی گئی۔

پھل عطیہ ایکنگ اسپتال میں این ایچ ایس کے عملے کو تقسیم کرنے کے لئے دیئے۔

جماعت ساوتھ آل کے صدر مکرم انیس خان صاحب نے کہا کہ، اس مشکل ترین وقت میں NHS نے جو عظیم کام کیا ہے یہ اس کے اظہار شکر کے طور تھے ہے۔ جو کہ جماعت احمدیہ کی خواتین، بزرگوں اور نوجوانوں نے مل کر اور باہم تعاون سے ممکن کیا ہے۔ رمضان کے اختتام میں اب صرف چند دن باقی رہ گئے ہیں، افراد جماعت کو اپنی توجہ خدمت انسانیت اور اس سلسلے میں فلاہی کاموں کی کوششوں کو دو گنا اور تین گنا کرنا ہے، خاص کر ان غیر معمولی وبا کے دوران، جو بزرگ اور کمزور افراد ہیں ان کی بھرپور مدد کرنا ہے۔

جماعت احمدیہ مسلمہ کے نمبر ان، اور خاص طور پر اس کی نوجوانوں کی تنظیم، نے بورے میں کورونا وائرس کے دوران غیر معمولی کام کیا ہے، اور خیراتی تنظیموں کے ذریعہ نسبتاً غیر محفوظ رہائشوں کو کھانے کے پارسل چھوڑنے میں مدد کی ہے جب کہ خواتین گروپ نے این ایچ ایس کارکنوں کے لئے 40 چہرے کے ماسک بنانے کے لئے بھرپور مدد کرنا ہے۔

نئی مسجد ہمارے NHS ہیروز کا شکریہ ادا کرتی ہے  
بذریعہ ساوتھ آل احمدیہ مسلم کمیونٹی میں 2020ء۔

احمدیہ مسلم مسجد جماعت ساوتھ آل نے این ایچ ایس کے عملے کی طرف سے اس کرونا وائرس بحران کے دوران غیر معمولی طور پر عظیم کام کرنے پر شکریہ ادا کیا ہے اور اپنی مسجد کے دروازوں کے باہر تعریفی بیان ز لگائے ہیں۔



مسجد کو بند کر دیا گیا تو، ساوتھ آل جماعت نے اس مبنیے کے دوران مقامی کمیونٹی اور مقامی جماعت کے افراد کی مدد کے لئے بہت ساری سرگرمیاں شروع کیں۔ ان اقدامات میں سے کچھ احباب جماعت سے ان کی خیریت دریافت کرنے، بزرگوں کے لئے گروہ سری خریدنے، ان کے لئے دوائیں مہیا کرنے اور ہومیوپیٹھی دوائیوں کی فراہمی کے لئے رابطہ کرنے کے لئے کالنگ مہم شروع کی گئی۔ نیز افراد جماعت کی مذہبی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ورچوں پروگراموں کا ایک سلسلہ بھی شروع کیا گیا۔

جماعت کے تمام بزرگ افراد کی ایک فہرست مرتب کی گئی اور ان کی جملہ ضروریات پوری کرنے اور ان کی ہر ممکن مدد کرنے کے لئے ان سے باقاعدگی سے رابطہ کیا گیا۔

مسجد کے ارد گرد مقامی ہمسایوں میں جماعت احمدیہ کے متعلق تعارفی پمفلٹس تقسیم کیے گئے۔ اس میں جماعتی تعارف نیز جماعتی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ موجودہ مخصوص حالات کے تناظر میں ان کو جماعت کی طرف سے مدد کرنے کی پیش کش بھی کی گئی۔ مجلس خدام الاحمدیہ ساوتھ آل نے افراد جماعت کی مدد سے مسجد میں فوڈ بینک قائم کیا اور اس فوڈ بینک سے کمیونٹی کے لوگوں کو مسلسل مدد فراہم کی گئی۔

حکومت کی طرف سے یا جماعت کی طرف سے موصولہ تمام اہم اعلانات سے جماعت کے افراد کو فون اور واٹس ایپ گروپ کے ذریعہ باقاعدہ مطلع کیا جاتا رہا۔

جماعت احمدیہ مسلمہ کی جانب سے ساوتھ آل میں حال ہی میں تعمیر کی گئی دارالسلام مسجد میں رمضان کے میں مختلف پروگرام منعقد کرنے کا منصوبہ بنایا گیا تھا۔ لیکن موجودہ وبا کی وجہ سے، عبادت گاہوں میں پابندیوں کی وجہ سے یہ پروگرام تو منعقد نہ ہو سکے تاہم جماعت احمدیہ کے افراد کو متعدد ہو کر مدد فراہم کرنے اور ضرورت مندوں کے لئے اپنی خدمات رضا کارانہ طور پر پیش کرنے کا موقع مل گیا۔

اسی طرح جماعت احمدیہ ساوتھ آل نے نورک پارک اسپتال میں این ایچ ایس کے کمیونٹی میجرسائمن ٹیکس کو 600 پاؤ نڈزمالیت کے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے

## ملاقات

☆ ارکین عاملہ اپنی مثال پیش کرتے ہوئے اپنا وقت وقف عارضی کے لئے وقف کریں۔ قرآن مجید کی تعلیم اور اسلام کی تعلیمات کو زیادہ تر لوگوں تک پہنچانے کے لئے دو ہفتوں کی مدت کی قربانی کرتے ہوئے عاملہ ممبر ان کو اپنے مقامی اور آبائی علاقوں سے دور وقف عارضی میں وقت گزاریں۔

☆ گیمبیا میں رہنے والے احمدیوں کی تعلیم و تربیت کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی انگریزی میں ترجمہ کی گئی کتابوں کو پڑھنے کی طرف توجہ کریں۔

☆ گیمبیا جماعت اپنا زرعی فارم تیار کرنے کی کوشش کرے۔

☆ جماعت گیمبیا کے زیر انتظام تمام پرائمری اور سینڈری اسکولز ذات پات رنگ سے بالا ہو کر وہاں کے تمام بچوں کو تعلم مہیا کریں۔

ملاقات کے آخر میں حضور انور کی خدمت میں ایم ٹی اے گیمبیا، احمدیہ ہسپتال ٹیلینڈنگ ہیڈ کوارٹر، بیت السلام کمپلیکس، ریڈ یو اسٹیشن اسٹوڈیو، احمدیہ پرتنگ پرلیس اور حالیہ دنوں میں آنے والی فائیو کلر پرتنگ مشین کا تعارف دو ویڈیو یوز کے ذریعہ کروایا گیا۔ ملاقات کے اختتام پر امیر جماعت گیمبیا مکرم بابا ایف ٹراوے صاحب نے حضور انور کا شکریہ ادا کیا۔ بعد ازاں بعض نوجوان جو خدام الاحمدیہ کی ڈیوٹی کر رہے تھے اور سینٹرل سٹاف کے افراد جن میں سکولز اور پرتنگ پرلیس میں فرائض ادا کرنے والے شامل تھے انہوں نے بھی حضور انور کی خدمت میں سلام پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔

### نیشنل مجلس عاملہ و دیگر کارکنان گیمبیا کی حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موئخہ 14 فروری 2021ء بروز اتوار گیمبیا کی تاریخ میں پہلی ورچوئل ملاقات میں ازراہ شفقت نیشنل مجلس عاملہ کو ملاقات کا وقت عنایت فرمایا۔ ملاقات کا یہ اہتمام ہیڈ کوارٹر ٹیلینڈنگ بانجلی میں مسجد بیت السلام میں کیا گیا تھا۔ ملاقات کا شرف حاصل کرنے والوں میں نیشنل مجلس عاملہ، رینکل پریڈنٹ، ایریا مشریز اور ہسپتالوں، سکولز، پرتنگ پرلیس کے سربراہان، ہیمینٹی فرسٹ گیمبیا کے چیئر مین اور نصرت جہاں سکیم کے سکرٹری شامل تھے۔ تقریباً ستر منٹ جاری رہنے والی اس ملاقات میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس عاملہ کے ارکین سے ان کا تعارف حاصل کیا اور ان کے شعبے کے سلسلے میں استفسار فرمائ کر کام کو درست اور بہتر انداز میں کرنے کی بابت رہنمائی فرمائی۔

حضور انور نے ملاقات میں شامل تمام احباب کو مندرجہ ذیل نصائح فرمائیں۔

☆ احمدی مسلم طلباء کو عوامی اور رسول سروں میں داخل ہونے کی ترغیب دی جائے۔ اس طرح سے احمدی مسلمان معاشرے کے تمام شعبوں میں انصاف اور مساوات کے تقاضوں کو برقرار رکھتے ہوئے قوم کے لوگوں کو پورے ملک کے ساتھ اپنے ملک کی خدمت کی طرف رہنمائی کرنے میں سب سے آگے ہوں گے۔

اراکین نیشنل عاملہ، مبلغین کرام، ڈاکٹر زاور  
اساتذہ نایجیریا کی حضور انور سے آن لائے ملاقات

اراکین نیشنل عاملہ بجنة اماء اللہ نایجیریا  
کی حضور انور سے آن لائے ملاقات

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مؤرخہ 20 فروری 2021ء بروز ہفتہ اراکین نیشنل عاملہ، مبلغین، ڈاکٹر زاور اساتذہ نایجیریا کو آن لائے ملاقات کا شرف عطا فرمایا۔ یہ ملاقات احمد یہ مسلم جماعت نایجیریا کے ہیڈ کوارٹر اوجکورو لاگوس میں موجود بجنة کمپلیکس میں منعقد ہوئی۔ حضور انور نے دعا سے ملاقات کا آغاز فرمایا۔ بعد ازاں ملاقات میں شامل احباب نے اپنا تعارف پیش کیا۔

### واقفین نوبنگلے دیش کی حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات

مؤرخہ 30 جنوری 2021ء بروز ہفتہ واقفین نوبنگلے دیش کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے بنگلہ دیش کی مرکزی مسجد دار لتبیغ کمپلیکس ڈھاکہ میں ورچوکل ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ حضور انور کی اجازت سے مکرم ڈاکٹر اطہر احمد سوہاگ نے سورۃ آل عمران کی آیات 36 تا 37 کی تلاوت و بنگلہ ترجمہ سے پروگرام کا آغاز کیا۔ عزیزم جی ایم عرفان رحمان نے نظم پیش کی، عزیزم منادی الشفاقت نے حدیث اور عزیزم احسان العرفان بن عبد الوہاب نے مفہومات سے ایک اقتباس پیش کیا۔

بعد ازاں دوران ملاقات متعدد واقفین نو نے مختلف سوالات کئے جن کے حضور انور نے تفصیل سے جوابات دیتے ہوئے ملاقات میں شامل واقفین نو کی رہنمائی فرمائی۔ چند سوالات اور ان کے جوابات پیش خدمت ہیں۔

☆ ایک واقف نے عزیزم سنوار علی عرفان نے تقدیر خیر و شر کے متعلق سوال پیش کیا کہ ہم اس پر یقین کیسے کریں؟  
حضرت انور نے اس سوال کے جواب میں فرمایا ارکان

مؤرخہ 21 فروری 2021ء بجنة اماء اللہ نایجیریا نے اوجکورو لاگوس میں واقع بجنة کمپلیکس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے آن لائے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ حضور انور نے اسلام آباد، ٹلکوڑ میں واقع اپنے دفتر سے اس اجلاس کی صدارت فرمائی۔

حضور انور نے دوران اجلاس بجنة اماء اللہ کی مختلف عہدیداران کی ذمہ داریوں کا خاکہ پیش کرتے ہوئے اپنے اپنے شعبہ جات کی سرگرمیوں کو بہتر بنانے کے لئے رہنمائی فراہم کی۔ سیکرٹری ناصرات کو ہدایت فرمائی کہ اس بات کا باقاعدہ ریکارڈ رکھا جائے کہ کتنی ناصرات جماعتی پروگرامز میں حصہ لے رہی ہیں۔ سیکرٹری صحت جسمانی کو ہدایت کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ صحت مند زندگی گزارنے کے لئے خواتین باقاعدگی سے ورزش کریں اور اس سلسلے میں ان کی راہ نمائی بھی کی جائے۔ سیکرٹری صنعت و تجارت نے ملک بھر سے بجنة اراکین کی تیار کردہ کچھ مصنوعات بھی دکھائیں جن میں بیکیز اور دیگر اشیاء شامل تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اعلیٰ تعلیم کے حصول کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ ہر لڑکی کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی ترغیب دیں۔

اجلاس کے اختتام پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آپ کے سامنے ایک بہت بڑا کام ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ بجنة اس کو سرانجام دے سکتی ہے اور اگر آپ ایسا کرتی ہیں تو اس سے مردوں کو بھی زیادہ سرگرم رہنے کی ترغیب ملے گی۔ بجنة سے میری توقعات مردوں سے زیادہ ہیں۔ لہذا میں امید کرتا ہوں کہ آپ میری توقعات کو پورا کریں گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہر لحاظ سے سلامتی میں رکھے۔

تمہارے کھاتے میں تمہاری ساری نیکیاں لکھی ہوتی ہیں۔ حضور انور نے کرونا وائرس کے سوال کے حوالہ سے فرمایا کہ کرونا وائرس کیوں دیا؟ دنیا میں کئی بیماریاں آتی ہیں، کبھی ٹائیفائیڈ کی بیماری، کبھی فلوہ جو جاتا ہے کبھی کوئی اور بیماری ہو جاتی ہے۔ تو یہ جو بعض دفعہ اللہ تعالیٰ ایسی بیماریاں جو پینڈیمک (pandemic) ہو جاتی ہیں، جو دنیا میں ہر جگہ پھیل جاتی ہیں اس لئے بھیج دیتا ہے تاکہ انسانوں کو یاد رہے کہ خدا تعالیٰ ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف آئیں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگیں اور اس سے بچنے کی کوشش کرے اور اچھے کام کرے۔ تو اللہ تعالیٰ انسانوں کو سمجھانے کے لیے بھی، تھوڑا سا سبق دینے کے لئے کہ اچھے کام کرو بعض دفعہ تھوڑی تھوڑی سزا دیتا ہے۔ یہ دنیا میں سزا مل جاتی ہے۔ جیسے تمہارے استاد بعض دفعہ تمہیں سزا دیتے ہیں۔ تو اگر ہم اچھے کام کریں گے تو یہ کرونا وائرس ختم ہو جائے گا، اگر ہم اللہ تعالیٰ کو راضی کریں گے اور اس سے معافی مانگیں گے تو ان شاء اللہ یہ ختم ہو جائیگا اور اللہ تعالیٰ ہمیں پھر صحت مند زندگی عطا فرمائے گا۔ لیکن اگر ہم نے اللہ کی بات نہ مانی ہوگی تو پھر یہ قدرتی پرسوں سے ہے یہ چلے گا اور دیکھیں اللہ تعالیٰ کب تک اس بیماری کو جاری رکھے۔

☆ ایک واقف ٹاؤن ڈاکٹر محمود احمد نے عرض کیا کہ پیارے حضور حال ہی میں میری تقری بطور ڈاکٹر لائبیریا میں ہوئی ہے اس لئے آپ سے دعا کی درخواست کرتا ہوں اور آپ سے رہنمائی و ہدایت کا طلبگار ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: خاص ہدایت یہ ہے کہ وہاں جا کے خدمت کے جذبے سے افریقی لوگوں کی خدمت کریں، افریقی قوم ایسی ہے کہ اگر صحیح طور پر ان کی خدمت کریں ان سے اچھا سلوک کریں تو وہ آپ لوگوں کے شکر گزار بھی ہوتے ہیں اور اس سے ان کو خوشی بھی ہوتی ہے کہ جماعت ہماری خدمت کر رہی ہے۔ اور اگر اپنا نمونہ اچھا نہیں دکھانیں گے تو ایک وقف ڈاکٹر کی بجائے آپ جماعت کو بدنام کرنے والے ہوں گے۔ اس لئے ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ وہاں اللہ کی خاطر خدمت خلق کے جذبے سے جا رہے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کو بھی راضی کرنا ہے اور لوگوں کی بھی خدمت کرنی ہے اور یہ جذبہ ہمیشہ قائم رکھنا ہے۔

ایمان کتنے ہیں؟ اس کے بعد حضور نے فرمایا: پھر لقدیر کیا ہے اور خیر و شر سے کیا مراد ہے؟ اچھائی اور برائی۔ تو پھر جب یقین ہو جائے کہ جو میں اچھا کروں گا تو اللہ تعالیٰ مجھے اس کا اچھا اجر دے گا۔ جب میں برا کروں گا تو اس کی مجھے سزا دے گا۔ اس بات پر یقین ہو تو انسان اچھائیاں کرتا ہے برا بیان نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ قرآن کریم میں بے شمار حکم آئے ان پر چلنے کی کوشش کرتا ہے تو اس سے یہی مراد ہے کہ اگر تمہیں یہ یقین ہو جائے گا تو تم برا بیوں سے بچو گے اور نیکیاں کرو گے۔ توجہ اگلے جہان میں جاؤ تو اللہ تعالیٰ کی سزا سے بچ سکو اور یہ ایسی چیز ہے جو ہونے والی ہے۔ انسان برا بیاں کرے گا تو اسے سزا ملے گی، اچھائیاں کرے گا تو اسے اجر ملے گا اس بات پر یقین ہونا چاہیے۔ اور جب یہ یقین ہو تو انسان پھر نیکیاں کرتا ہے اور برا بیوں سے بچتا ہے اور قرآن کریم کا جو حکم ہے ان پر عمل کرتا ہے۔ اس سے یہ مراد ہے۔

☆ ایک اور واقف ٹاؤن ڈاکٹر نور الدین احمد نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ میرے دسوال ہیں۔ پہلا یہ کہ ہمیں قرآن کیوں پڑھنا چاہیے اور دوسرا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے کرونا وائرس کیوں دیا؟

حضور انور نے اس کے جواب میں فرمایا: تم کس کلاس میں پڑھتے ہو؟ اس نے عرض کی کہ تیسری کلاس میں۔ حضور انور نے فرمایا: تم سکول میں کیوں پڑھتے ہو؟ اس لئے کہ تم پڑھتے جاؤ اور اچھی تعلیم حاصل کرو اور کچھ بن سکو۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم ہمیں ایک مکمل شریعت کے طور پر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ کتاب اتاری تاکہ اس کو انسان پڑھے اور اچھی باتیں جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں کرنے کے لئے کہا ہے اسے کریں اور اچھا انسان بنیں اور جو بری باتیں ہیں ان کے کرنے سے رکیں اور اللہ تعالیٰ کی سزا سے بچ سکیں۔ اس لئے ہمیں قرآن پڑھنا چاہیے تاکہ ہم روزانہ پڑھیں اور اس پر عمل کریں اور اس کی اچھائیوں کو اختیار کریں اور اس میں مذکور برا بیوں سے رکیں۔ اس کے علاوہ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اس کو پڑھنے کا اللہ تعالیٰ ثواب بھی دیتا ہے، اجر دیتا ہے۔ جب انسان اللہ میاں کے پاس جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے

مطالعہ بھی باقاعدگی سے ہونا چاہیے اس سلسلے میں آپ ممبرز کے لئے بھی کچھ کتابیں میسر کریں جو وہ پڑھ سکتے ہیں، وہ کتابیں جن کا انگریزی میں ترجمہ کیا گیا ہے، تاکہ وہ پڑھ سکیں اور جان سکیں کہ حضرت مسح موعود علیہ السلام کی آمد کا مقصد کیا ہے؟ ان کا دعویٰ کیا ہے اور وہ ہم سے کیا چاہتے ہیں اور احمدی مسلمان کو کس طرح برداشت کرنا چاہئے۔ اگر تربیت کا شعبہ سرگرم ہو اور آپ اپنا کام باقاعدگی سے اور احسن طریق پر کریں تو باقی شعبہ بھی آسانی سے چلیں گے۔ علاوہ ازیں حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ ہر سو افراد کی جماعت میں ایک لوکل مشتری ضرور ہونا چاہیے۔ اور عاملہ کے ہر ممبر کو سال میں دو ہفتے وقف عارضی کرنی چاہیے۔

ملاتاں کے دوران حضور انور نے ہر ایک سے ازراہ شفقت تعارف حاصل کیا۔ جواہاب بیمار تھے ان سے حضور انور نے خصوصی طور پر حال احوال بھی دریافت فرمایا۔

### واقفین نوانڈونیشیا کی حضرت خلیفۃ المسیح الخاتم ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات

**مؤرخہ 23 جنوری 2021ء** بروز ہفتہ پچاس واقفین نوانڈونیشیا کو حضرت خلیفۃ المسیح الخاتم ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مسجد بیت الہدایہ جکارتہ کے الرحمت ہال میں ورچوئل ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام واقفین نو کو السلام علیکم کہتے ہوئے پروگرام کا آغاز فرمایا۔ مکرم حافظ ولدان فاضل نے سورۃ الصفت کی آیات 103 تا 114 کی تلاوت کی۔ عزیزم محمد انور نے اس کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔ ایک مختصر تقریر جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے سوسائٹ جشن تشرک اور واقفین نو کا کردار کے موضوع پر عزیزم محمد طلحہ نے پیش کی۔ نیشنل سیکرٹری وقف نو مکرم احمد عبد الرحمن صاحب نے ایک مختصر پورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ انڈونیشیا میں کل 2016 واقفین نو ہیں جن میں سے

☆ ایک اور واقف نو ڈاکٹر اطہر احمد سوہاگ نے دعا کی درخواست کی اور ہدایت طلب کی کہ میں وقف کر کے اب احمد نگر میں جماعت کے ہسپتال میں کام شروع کرنے والا ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: محنت سے کام کریں اور دعا کریں۔ پہلے ڈاکٹر کو میں نے نہیں کہا تھا اس کے لئے بھی یہی ہدایت ہے ان کو بھی یہ باتیں یاد رکھنی چاہئیں کہ مریض کو شفا اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔ اس لئے ہمیشہ جب مریض کو دیکھیں تو دعا کر کے دیکھیں۔ جب نسخہ لکھیں تو نسخے کے اوپر صوالشافی لکھیں۔ ایک دفعہ میں نے خطبہ میں بھی اس کا ذکر کیا تھا۔ اور پھر جب مریض کو دیکھ لوتورات کو جو نمازیں پڑھ تو نمازیں ان مریضوں کے لئے دعا کرو جن کو دیکھا ہو کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفادے اور ہاتھ میں شفار کھے اور برکت ڈالے۔ اور ہر مریض سے خوش اخلاقی سے پیش آؤ۔ خوش اخلاقی سے پیش آؤ گے، مریض کو دیکھو گے تو مریض کی آدمی بیماری ڈاکٹر کی باتوں سے ہی دور ہو جاتی ہے اور آدمی بیماری پھر دوائیاں دے کے دور ہوتی ہے۔ اگر آپ اچھی طرح مریض سے پیش آئیں گے تو آدمی بیماری اس کی دور ہو جائے گی۔ دوائی دیں اور دعا کریں تو باقی مریض بھی ٹھیک ہو جائیں گے۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ آپ کے ہاتھ میں شفار کھے گا۔ زیادہ سے زیادہ مریض آپ کے پاس آئیں گے اور اللہ تعالیٰ آپ کے لئے ان کو شفاعة کرے گا، انشاء اللہ تعالیٰ۔

☆ ایک واقف نو مسیح العالم شوہجن کہتے ہیں کہ خاکسار بیمارے آقا کاتتہ دل سے شکر گزار ہے کہ آپ نے ہمیں یہ مبارک گھریاں عطا کیں اور قیمتی وقت سے نوازا۔ حضور دعا کریں کہ آپ کے ان جملہ ارشادات پر بدل و جان اپنی زندگی میں عمل کر سکوں۔

حضور انور نے نیشنل سیکرٹری تعلیم کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ کو ایک کمیٹی تشکیل دینی چاہیے۔ کمیٹی کا مقصد سینکڑوی سکول جانے والے طلباء کی مدد کرنا ہے کہ وہ مقامی حالات اور مقامی ضرورت کے مطابق مزید تعلیم کس طرح حاصل کر سکتے ہیں۔ سیکرٹری تربیت کو ہدایت کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر ایک احمدی مسلمان کو روزانہ پانچ وقت کی نماز پڑھنے میں بہت باقاعدہ اور وقت کا پابند ہونا چاہیے، قرآن مجید کی تلاوت بھی باقاعدگی سے ہونی چاہیے، حدیث اور حضرت مسح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا

ہوگا۔

☆ ایک اور واقف نو نے عرض کیا کہ خلیفہ بننے کے بعد حضور انور کس طرح اس نئے ماحول میں ایڈ جست ہوئے ہیں؟ حضور انور نے جواب میں فرمایا: میں خود نہیں جانتا۔ یہ اللہ ہے جس نے مجھے بدل دیا۔ ٹھیک۔ یہ کافی ہے۔

ملاقات کے بعد ایک واقف نو عزیزم منظور محمد رمضان از جکارتہ نے کہا کہ الحمد للہ! اس آن لائن ملاقات میں ایسا لگ رہا تھا کہ گویا حضور ہمارے درمیان ہی رونق افروز ہیں۔ سوال وجواب کا پروگرام میرے لیے نہایت تسلی بخش تھا۔ مختلف میدانوں میں جماعتی خدمت کرنے کے باارہ میں حضور انور کے ارشادات، نیز مستقل مزاجی حاصل کرنے کا طریق جو پیارے آقانے بیان فرمایا وہ میرے لئے ایک نہایت قیمتی خزانہ ہے۔

ہر خیر طلب کرنے  
اور شر سے بچنے کی  
ایک جامع دعا

اللَّهُمَّ إِنَا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرٍ مَا سَنَّاكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ  
مُحَمَّدَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتَ ذِيَّكَ مِنْ شَرِّ مَا أَسْتَعَادَ مِنْهُ  
نَبِيُّكَ مُحَمَّدَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ. وَعَلَيْكَ  
الْبَلَاغُ. (ترمذی)

ترجمہ:

اے اللہ! ہم تجھ سے وہ تمام خیر و بھلائی مانگتے ہیں جو تیرے نبی محمد ﷺ نے تجھ سے مانگی اور ہم تجھ سے ان بالتوں سے پناہ چاہتے ہیں جن سے تیرے نبی محمد ﷺ نے پناہ چاہی۔ تو ہی ہے جس سے مدد طلب کی جاتی ہے۔ پس تیرے تک دعا کا پہنچانا لازم ہے۔

1233 واقفین نو اور 783 واقفات نو ہیں۔ اس وقت 61 واقفین نو میدان عمل میں اپنی خدمات پیش کرنے کی سعادت پار ہے ہیں جن میں سے 27 مریبان ہیں، چھ ایم ٹی اے میں، چار جماعتی سکول میں، تین ذیلی تنظیموں کے دفاتر میں، ایک ہیومینٹی فرست کے دفتر میں نیز 20 مختلف جماعتی دفاتر میں خدمات بجالا رہے ہیں۔ اپنی رپورٹ میں سیکرٹری صاحب وقف نو نے گزشتہ سال منعقد ہونے والے اجتماع وقف نو کا ذکر بھی کیا جس میں مرکزی نمائندہ مکرم لقمان احمد کشور صاحب انصاری شعبہ وقف نو مرکزی نے بھی شرکت کی تھی۔ ان اجتماعات میں شاملیں کی کل تعداد 858 واقفین اور واقفات نو تھی۔ آخر پر سیکرٹری صاحب نے دوران سال منعقد ہونے والے آن لائن پروگرام، نیشنل اردو کلاسز، نیشنل پیرنٹ ڈے اور ڈسکشن پروگرام کا ذکر کیا۔ اس رپورٹ کے بعد ایک ڈاکومنٹری میں انڈونیشیا کے مختلف صوبوں کے واقفین اور واقفات نو کی طرف سے حضور انور کی خدمت میں اسلام علیکم کا تخفہ پیش کیا گیا۔

دوران ملاقات متعدد واقفین نو کو مختلف سوالات کرنے اور ان کے بصیرت افروز جوابات حاصل کرنے کی سعادت حاصل ہوئی جس میں چند پیش خدمت ہیں۔

☆ ایک واقف نو عزیز توفیق خالد احمد از باندوںگ نے سوال پیش کیا کہ کس طرح ہم اپنے عقد نکاح کو نجا سکتے ہیں خاص کرنو شادی شدہ جوڑے۔

حضور انور نے اس سوال کے جواب میں فرمایا: اچھا مشاء اللہ، آپ کے جسم سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کی اہلیہ بہت اچھا کھانا پکاتی ہیں۔ لہذا جب بھی آپ کی اہلیہ آپ کو اچھا کھانا دیتی ہیں تو پھر آپ کو ضرور ان کی تعریف کرنی چاہیے۔ ہمیشہ یہی سوچنا چاہیے کہ مجھے اپنی اہلیہ کے سامنے نمونہ بننا ہے۔ اور ہمیشہ یہی سوچنا چاہیے کہ اگر میاں بیوی کے آپ کے تعلقات اچھے نہیں ہوں گے تو ہمارے بچوں پر بھی براثر پڑے گا۔ اور اس طریقے سے ہم نئی احمدی نسلوں کے مستقبل کو بھی بردا کر دیں گے۔ اس لئے سب سے اچھا طریقہ یہ ہے کہ مرد یعنی شوہر گھر میں اپنے اچھے نمونے دکھائے۔ اور ہمیشہ اپنی اہلیہ اور بچوں سے زمی اور خوش خلقی سے پیش آنا ہے۔ پھر اگر آپ اس طرح کا برتاو کریں، تو پھر آپ کے گھر میں کوئی مسئلہ نہیں

## برطانیہ میں نماز عید الفطر 2021 کی ادائیگی و اجتماعات

سے دوسرے رمضان کے انتظار کا فرمایا ہے تو وہ ان پاک تبدیلیوں پر عمل کرتے ہوئے ہی گزرننا چاہیے تاکہ یہ فیض ہمیشہ جاری رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں اپنی بعثت کے مقصد کے بارے میں بتاتے ہوئے واضح فرمایا ہے کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد ہی وہ دو مقاصد ہیں جن کے لئے میں بھیجا گیا ہوں۔ اگر ان دو حقوق کی ادائیگی کی طرف ہماری توجہ ہو جائے تو پھر ہم حقیقی مون من اور کامیاب انسان بن سکتے ہیں۔ یہی اسلامی تعلیم کا خلاصہ ہے جس پر کاربند ہونے کے مختلف طریقوں میں سے رمضان کے روزوں کا مجاہدہ اور عید کی خوشی میں مضر سبق بھی شامل ہیں۔ پس رمضان کا فیض اور عید کی حقیقی خوشیاں اسی صورت میں حاصل ہوں گی جب انسان میں یہ پاک تبدیلیاں مستقلًا پیدا ہو جائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ حقیقی محبت کے اعلیٰ معیار ہی ہمیں عید کی حقیقی خوشیاں دینے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت کے حصول کے لئے ہماری توجہ توبہ، استغفار اور نماز کی طرف رہنا بھی ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ استغفار کرتے رہو اور موت کو یاد رکھو۔ جب انسان سچے دل سے خدا کی طرف رجوع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنا افضل کرتا ہے۔ خدا کا خوف ہر وقت تمہیں رہنا چاہیے ہر کام کرنے سے پہلے سوچ لو کہ اس سے خدا راضی ہو گا یا ناراض۔ نماز بڑی چیز اور مون کی معراج ہے۔ خدا تعالیٰ سے دعا مانگنے کا بہترین ذریعہ نماز ہے۔ خدا تعالیٰ کی تعریف

اموال بھی مورخہ 14 مئی 2021ء بروز جمعۃ المبارک کرونا کی وجہ سے موجودہ حالات کی پابندیوں میں نماز عید الفطر محدود افراد کی تعداد کے ساتھ اختیاطی تدابیر اور معاشرتی فاصلہ بحفظ اذکار رکھتے ہوئے ادا کی گئی۔ نماز عید کے اجتماعات میں احباب جماعت کی مختصر تعداد کو مقامی صدر جماعت کی منظوری سے سے شامل ہونے کی اجازت دی گئی تھی اس لئے احباب جماعت کی اکثریت کو اپنے اپنے گھروں میں ہی نماز عید کی ادائیگی کے لئے استثنی دیا گیا تھا۔ تاہم دنیا بھر کے تمام احمدیوں کے لئے ایمٹی اے کے توسط سے حضرت خلیفة امسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ عید مسجد مبارک اسلام آباد سے براہ راست سننے اور دیکھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

حضرت خلیفة امسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ عید میں فرمایا:

اللہ تعالیٰ کا بیج فضل و احسان ہے کہ اس نے ہمیں رمضان کے مہینے سے گزار کر آج عید کا دن دیکھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ لیکن کیا یہی اس رمضان کا مقصد تھا کہ ہم اتنیں تیس تیس روزے رکھیں اور پھر عید پر خوشیاں منالیں؟ درحقیقت ہم اللہ تعالیٰ کے اس احسان کو تب حاصل کرنے والے ہوں گے جب رمضان اور عید کے مقصد کو سمجھتے ہوئے ان پاک تبدیلیوں کو رمضان اور عید کے بعد بھی جاری رکھنے والے ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ایک رمضان

## بیویوں کے حقوق ادا نہ کرنا ظلم اور زیادتی ہے

حضرت خلیفۃ المسکن ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز  
فرماتے ہیں:

”بعض ایسی فطرت کے لوگ بھی ہوتے ہیں کہ اس کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔ بیویوں کے حقوق ادا نہیں کر رہے ہوتے ان پر ظلم اور زیادتی کر رہے ہوتے ہیں، مگر کے خرچ میں باوجود کشائش ہونے کے تینگی دے رہے ہوتے ہیں، بیویوں کے حق مہر ادا نہیں کر رہے ہوتے، حالانکہ نکاح کے وقت بڑے فخر سے کھڑے ہو کر سب کے سامنے یہ اعلان کر رہے ہوتے ہیں کہ ہاں ہمیں اس حق مہر پر نکاح بالکل منظور ہے۔ اب پتہ نہیں ایسے لوگ دنیا کھاؤے کی خاطر حق مہر منظور کرتے ہیں کہ یادل میں یہ نیت پہلے ہی ہوتی ہے کہ جو بھی حق مہر رکھوایا جا رہا ہے لکھوا لو کو نسا دینا ہے، تو ایسے لوگوں کو یہ حدیث سامنے رکھنی چاہئے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو اس نیت سے حق مہر رکھواتے ہیں ایسے لوگ زانی ہوتے ہیں۔ اللہ رحم کرے اگر ایک فیصد سے کم بھی ہم میں سے ایسے لوگ ہوں، ہزار میں سے بھی ایک ہوں تو تب بھی ہمیں فکر کرنی چاہئے، کیونکہ پرانے احمدیوں کی تربیت کے معیار اعلیٰ ہوں گے تو نئے آنے والوں کی تربیت بھی صحیح طرح ہو سکے گی۔ اس لئے بہت گہرائی میں جا کر ان بالتوں کو خیال رکھنے کی ضرورت ہے۔“

(خطبہ جمعہ 27 فروری 2004)

(الفضل ربوبہ 11 مئی 2004 ص 2)

اور اس سے اپنے گناہوں کے معاف کرانے کی مرکب صورت نماز ہے۔ فرمایا: مسلمان وہ ہے جو اعتمادی اور عملی طور پر اپنے تمام وجود کو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے وقف کر دے۔ سچے مسلمان کو اگر کہا جاوے کہ ان اعمال کی پاداش میں کچھ بھی نہیں ملے گا تو بھی وہ اپنے اعمال صالحہ اور محبت الہی کو ہرگز چھوڑ نہیں سکتا۔ بہشت اور دوزخ پر سچے مومن کی اصلاح نظر نہیں ہوتی۔ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر مجھے اس امر کا یقین دلا دیا جاوے کہ خدا سے محبت اور اس کی اطاعت میں سخت سخت سزا دی جائے گی تو میری فطرت ایسی واقع ہوئی ہے کہ ان تکلیفوں اور بلا ذل کو ایک لذت اور محبت کے جوش اور شوق سے برداشت کرنے کو تیار ہے۔ پس حقیقی مسلمان کے لیے خدا تعالیٰ کی یہ محبت اور اور اطاعت ہی ایک بہشت پیدا کردیتی ہے اور یہ بہشت ہی حقیقی عید کی خوشی ہے جو ہمیں حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

حضور انور نے آخر میں فلسطین کے مظلوم عوام پر جاری حالیہ ظلم و ستم کے تناظر میں اور پاکستان، الجزاں اور دنیا بھر کے مظلوم احمدیوں، دنیا کے تمام ضرورت مندوں اور دنیا سے ظلم کے خاتمے نیز کرونا کی وبا سے دنیا کو نجات حاصل ہونے کے لئے بھی دعاوں کی تحریک فرمائی۔

حضور انور نے اجتماعی دعا کے بعد از راہ شفقت جماعت احمدیہ عالمگیر کو عید مبارک کا محبت بھرا تھے بھی عطا فرمایا۔

### اطاعت کی اہمیت و برکات

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے اپنے ہاتھ کھینچا وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ نہ اس کے پاس کوئی دلیل ہو گی نہ عذر اور جو اس حال میں مرا کہ اس نے امام وقت کی بیعت نہیں کی تھی تو وہ جاہلیت اور گمراہی کی موت مرے گا۔“

(صحیح مسلم تاب الامر اباب وجوب ملازمۃ جملۃ المسلمين حدیث نمبر: ۳۲۳)

مجلس انصار اللہ بالہم (Balham)، نور ریجن لندن۔

سوم: مظفر احمد صاحب

تقریر: اول: عبدالقدیر ساجد صاحب،

دوم: عبد الصبور صاحب

سوم: نصیر عابد صاحب

اس کے بعد اختتامی اجلاس کی طرف بڑھتے ہوئے، مہمان خصوصی ناظم اعلیٰ نور ریجن مکرم و محترم مرزا حیات صاحب نے، ناظم اجتماع کی درخواست پر کارروائی کا آغاز فرمایا۔ تلاوت نصیر عابد صاحب نے کی جس کے بعد مکرم ناظم اعلیٰ صاحب نے ”عہد“ دہرایا۔ بعد ازاں نظم عطاء القادر طاہر صاحب نے پڑھی اور پھر اجتماع کی رپورٹ پیش کی گئی۔ مکرم ناظم اعلیٰ صاحب نے ایک مختصر خطاب کے بعد اختتامی دعا فرمائی۔

### ارشاد باری تعالیٰ

وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ

وَأَتُو الزَّكُوَةَ

وَأَرْكَعُوا أَمَعَ الرِّكَعَيْنَ

(سورۃ البقرۃ: 44)

ترجمہ: اور نماز قائم کرو

اور زکوٰۃ ادا کرو

اور جھنے والوں کے ساتھ

جھک جاؤ

آج بروز ہفتہ، مورخہ ۱۱ اپریل ۲۰۲۱، کو خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصار اللہ بالہم کو پہلی بار Virtual اجتماع کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اجتماع کی اطلاع تقریباً دس روز قبل بدزیریہ whatsapp تمام انصار بالہم کو دی گئی پھر سائیقین کی مدد سے انصار کو بدزیریہ فون اطلاع دی گئی اور ہر روز whatsapp میج بھی بھیجا جاتا رہا۔

مورخہ ۱۲ مارچ ۲۰۲۱ کو اجتماع کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ پروگرام کے مطابق، دن کا آغاز نماز تجدس سے ہوا اور پھر نماز فجر کے بعد، صبح کی سیر Morning Walk کے لئے انصار کو کہا گیا۔ اکثر انصار نے تو گھر کی چار دیواری میں اس کا اہتمام کیا اور بعض دوست ایک قربی پارک میں تشریف لے گئے اور اس میں بخوبی حصہ لیا۔

اجتماع کا آغاز صبح ۱0:۳۰ بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم و محترم نائب صدر صاحب انصار اللہ (مکرم ضیاء الرحمن صاحب) تشریف فرماتھے جنہوں نے انصار اللہ کا عہد دہرا یا اور اس کے بعد مکرم مظفر صاحب نے نظم پڑھی۔ جس کے بعد علمی مقابلہ جات شروع ہوئے۔ مکرم حبیب الرحمن غوری صاحب اور مکرم ظفر اللہ احمدی صاحب نے بطور نج فرائض انجام دئے۔ مقابلہ جات کے بعد ”تلقین عمل“،

پروگرام میں مکرم بدایت اللہ شاد صاحب نے تربیت کے پہلو پر تقریر فرمائی۔ اس کے بعد علمی مقابلہ جات شروع کئے گئے۔ قبل از یہ شامیں کواس کے قواعد و ضوابط کے بارہ میں آگاہ کیا گیا۔ علی مقابله جات میں پوزیشن لینے والے انصار اللہ کے نام کچھ اس طرح ہیں۔

تلاوت: اول: نصیر احمد عابد صاحب،

دوم: عبد الصبور صاحب،

سوم: عبدالقدیر ساجد صاحب

نظم: اول: عطاء القادر طاہر صاحب

دوم: نصیر احمد عابد صاحب



## شہہ پارے

(از سیرت حضرت مسیح موعودؑ از حضرت یعقوب علی عرفانی صاحبؓ)

### رحم کی تعلیم

اٹھ کر کھڑکی کھولنے لگا مگر حضرت صاحب نے بڑی جلدی اٹھ کر  
تیزی سے جا کر مجھ سے پہلے زنجیر کھول دی اور پھر اپنی جگہ پر بیٹھ  
گئے اور فرمایا:

”آپ ہمارے مہمان ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا  
ہے کہ مہمان کا اکرام کرنا چاہئے۔“

### قیامت تک کھیلی جانے والی کرکٹ

جس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پیر مہر علی شاہ  
گوڑوی کے مقابلہ میں اعجازِ مسیح لکھ رہے تھے، ۱۹۱۰ء فروری ۱۵ کو مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے طلباء کا کرکٹ میچ ہوا۔ بچوں کی  
خوشی بڑھانے کے لئے بزرگ بھی شامل ہو گئے، کھیل کے لئے نہیں  
بلکہ نظارہ کھیل کے لئے اور فیلڈ میں چلے گئے۔ حضرت اقدسؐ کے  
ایک صاحبزادہ نے بچپن کی سادگی میں کہا کہ اب ا تم کیوں کرکٹ پر  
نہیں گئے۔ حضور نے جواب افراہ میا:

”وہ تو کھیل کرو اپس آ جائیں گے، مگر میں وہ کرکٹ کھیل رہا ہوں جو  
قیامت تک قائم رہے گا۔“

حضور بچوں کو اس قسم کے کھیلوں میں شامل ہونے سے کبھی نہیں  
روکتے تھے بلکہ پسند فرماتے تھے۔

میاں (یعنی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد  
صاحب) دالان کے دروازے بند کر کے چڑیاں پکڑ رہے تھے کہ  
حضرت صاحب نے جمعہ کی نماز کے لئے باہر جاتے ہوئے انکو دیکھ  
لیا اور فرمایا: ”میاں گھر کی چڑیاں نہیں پکڑا کرتے۔ جس میں رحم  
نہیں اس میں ایمان نہیں۔“

### تریتی کہانیاں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی بچوں کو تربیتی کہانیاں سنایا  
کرتے تھے۔ ایک بڑے بھلے آدمی کی کہانی سنایا کرتے تھے اور  
فرماتے تھے: ”اچھی کہانی سنادینی چاہئے اس سے بچوں کو عقل اور علم آتا ہے۔“

### مہمان کا اکرام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیت الفکر میں لیٹے ہوئے  
تھے اور میں (یعنی حضرت مولوی عبد اللہ سنواریؒ) پاؤں دبارہا تھا  
کہ ججرہ کی کھڑکی پر لالہ شرمنپت یا شاید ملاوامل نے دستک دی۔ میں

## غزل

کبھی یقین بیہاں وہاں، کبھی گماں ادھر ادھر  
نہ یوں کرو محبوؤں کو رائیگاں ادھر ادھر  
شنا ہے وہ بچھڑ کے بھی نہال ہے، کمال ہے!  
مرے لئے تو ہو گئے ہیں دو جہاں ادھر ادھر  
اُسے خبر تھی کہ اس کے ساتھ میرا نام آئے گا  
سو کر گیا وہ درمیاں سے داستان ادھر ادھر  
میں اس لئے بھی عمر بھر دل کی بات نہ کہہ سکا  
کھڑے ہوئے تھے راہ میں فلاں فلاں ادھر ادھر  
میں چشم نم، فگار پا، شکستہ دل، ذعا ذعا  
وہیں کھڑا ہوں، مُڑ گیا تھا وہ جہاں ادھر ادھر  
وہ جانتا نہیں ہے اس کے بعد کی قیامتیں  
کہ اس کے بعد ہو چکی ہے کہکشاں ادھر ادھر  
میں کامیاب تھا تو یار لوگ میرے ساتھ تھے  
میں لُٹ گیا تو ہو گئے وہ مہرباں ادھر ادھر  
لہو لہو سہی مگر، میں بزم یار میں تو ہوں  
گزر گئے جو راہ میں تھے امتحان ادھر ادھر  
خدا کو مانتے نہیں جو لوگ، کون لوگ ہیں  
کہ اس کی ذات کے ہزار ہیں نشاں ادھر ادھر

(مبارک صدیقی، لندن)

محترم مولانا عبدالملک خان صاحب لاہور میں تھے کہ انہیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؑ کی طرف سے پیغام ملاکہ سعودی حکومت نے پاکستان کی حکومت کو ایک خط لکھا ہے، خط کی نقل فوری طور پر حاصل کر کے بھجوائیں۔ چنانچہ محترم مولانا کراچی آئے۔ اس دوران کہیں جانے کے لئے آپ لاوکھیت کے بس اسٹاپ پر کھڑے تھے کہ عربی زبان میں لکھے ہوئے ایک بورڈ کو دیکھ کر ہنسے بغیر نہ رہ سکے۔ قریب ہی کھڑے شخص نے حیران ہو کر ہنسنے کی وجہ پوچھی۔ آپ نے کہا کہ یہ عربی سکھانے والے سکول کا بورڈ ہے، لیکن اس پر عربی میں جو عبارت لکھی ہوئی ہے، وہ غلط ہے۔ اس شخص نے بورڈ پر نظر ڈالی، تو کہا کہ ہاں یہ عبارت تو واقعی غلط ہے۔ اس شخص نے کہا کہ میں اس سکول کا پرنسپل ہوں، آپ اس سکول میں عربی پڑھائیں۔ حضرت مولانا نے کہا کہ میں تو کہیں اور ملازم ہوں، صرف دودن کے لئے بیہاں ہوں۔ پرنسپل نے اصرار کیا کہ آپ صرف دودن ہی آ کر بیہاں لیکھ رہے دیں۔ اس بات کو محترم مولانا نے منظور فرمایا۔

اگلے روز جب آپ اس سکول میں پہنچے، تو پرنسپل نے کہا کہ ہمیں حکومت پاکستان نے عربی زبان میں ایک خط ترجمہ کے لئے بھجوایا ہے، جو انہیں سعودی سفارت خانہ کی طرف سے موصول ہوا ہے۔ آپ ہمیں اس خط کا ترجمہ کر دیں۔ مولانا نے خط دیکھا تو یہ وہی خط تھا، جسے حاصل کر کے بھجوانے کی ہدایت حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؑ نے انہیں فرمائی تھی۔ مولانا نے کہا کہ مجھے اس خط کی ایک نقل دیدیں، میں ترجمہ کر کے آپ کو بھجوادوں گا۔ چنانچہ آپ نے اس خط کا ترجمہ کر کے انہیں دے دیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؑ نے مولانا سے دریافت فرمایا کہ آپ کو اتنی جلدی مطلوبہ خط کی نقل کیسے مل گئی؟ مولانا نے عرض کیا کہ حضور! میں تو خلافت کا ایک ادنیٰ ساغلام ہوں، اگر آپ ایک سونیٰ وحکم دیتے تو وہ بھی یہ کام کر دیتی۔

(ماخوذ از مضمون مکرم مجید الدین عباسی صاحب  
مطبوعہ مسہ ماہی ”اسما علیل“، جنوری تا مارچ 2013)

(خلافت کے حوالے سے دعائیہ نظم)

نورِ اسلام سے دنیا میں سورا کردے  
دُورِ مسرور میں یارب یہ کرشمہ کردے  
وہ جسے تو نے چنا دیں کی امامت کے لئے  
اس کی تدبیر کو تقدیر سے یکجا کردے  
جس سے وابستہ ہے اسلام کی عظمت مولیٰ  
اس کی عظمت کو نشانوں سے ہو یاد کردے  
جس کے ہر کام میں ہے نصرت باری کی جھلک  
اس کے قدموں کو تو ہدوشِ ثریا کردے  
جس کے سینے میں ہوا نورِ سماوی کا نزول  
اس کے انوار سے ہر دل میں اجالا کردے  
تو پختے جس کو وہ بن جاتا ہے محبوبِ جہاں  
اپنے محبوب کو ہر آک آنکھ کا تارا کردے  
تو ہے جب ساتھ، تو پھر ساتھ ہے سارا عالم  
ساری دنیا پہ تو ظاہر یہ نظارا کردے  
روزِ روشن میں بھی جن آنکھوں میں پکھ نور نہیں  
اپنی رحمت سے خدا یا انہیں بینا کردے  
تیرا انعام ہے یارب یہ خلافت کی قبا  
تو جسے چاہے عطا خلعتِ زیبا کردے  
انتخاب اپنا تو ہے تیری رضا کا مظہر  
کور چشمیوں پہ بھی یہ نکتہ ہو یاد کردے

اے کاش کہ ایسا ہو  
اس شامِ جدائی میں گھویا ہوا اک لمحے  
چپکے سے پلٹ آئے  
بے جان سی پلکوں پہ  
مٹھرا ہوا اک آنسو  
اس درد کی سوی سے  
پل بھر کو اتر آئے  
پھلے ہوئے دامن میں  
دے جائے سخنی کوئی  
خیرات محبت کی  
اے کاش کہ ایسا ہو  
اس شامِ جدائی میں  
پل بھر کو سہی لیکن  
اس دل میں اتر آئے  
اے کاش کہ ایسا ہو!  
اے کاش کہ ایسا ہو!!

# درشین



جماعت احمدیہ انگلستان کے شعبہ تعلیم کے زیر اہتمام مکرم مبارک صدیقی صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم اردو کلام کے محسن پر ایک آن لائن لیکچر دیا جسے بہت پسند کیا گیا۔ قارئین اخبار احمدیہ کے لئے شائع کیا جا رہا ہے۔  
(مدیر اخبار احمدیہ یوکے)

اشعار ہی ایسے ہیں کہ ہم میں سے جو بھی ان پر کار بند ہو جائے وہ دنیا کی زیادہ تر مشکلات سے محفوظ ہو جائے گا۔ وہ دو اشعار اس طرح سے ہیں۔ غور سے سنئے گا۔

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے  
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے  
یہی اک فخر شان اولیا ہے  
بجز تقویٰ زیادت ان میں کیا ہے

ولی اللہ ہونا کتنا بڑا اعزاز ہے اللہ کا دوست ہونا۔ کس کی خواہش نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اسکا مددگار اور دوست بن جائے۔ یہ خزانہ دیکھئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صرف دو اشعار میں ہی ولی اللہ بننے کا مکمل گرسکھایا ہے راز سکھا دیا ہے۔ نیک زندگی کی مثال ایک پاکیزہ شجر جیسی ہے اور اس شجر کی جڑ تقویٰ ہے کوئی بھی عمل کرنے سے پہلے یہ سوچنا کہ اس سے خدا خوش ہو گا کہ ناراض ہو گا۔ یہ ہے اتقا۔ اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے مطلب یہ کہ اگر عمل میں تقویٰ ہے تو منافع ہے نہیں تو سب ضائع ہے۔

یہی اک فخر شان اولیا ہے  
بجز تقویٰ زیادت ان میں کیا ہے

یعنی جو بڑے بڑے ولی اللہ گزرے ہیں یا موجود ہیں ان میں اور دوسرے لوگوں میں فرق صرف یہ ہے کہ ولی اللہ متقدم ہوتے ہیں۔ معزز قارئین حضرت اقدس فرماتے ہیں۔

آج کے اس مضمون میں خاکسار حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اردو منظوم کلام درشین کے محسن پر کچھ بیان کرنا چاہے گا۔ ایک بات عرض کرتا چلوں کہ میری توکوئی حیثیت ہی نہیں ہے لیکن کوئی بڑے سے بڑا عالم بھی حضور علیہ السلام کے منظوم کلام پر مکمل تبصرہ اور تشریح کرنے کا دعویٰ نہیں کر سکتا کیونکہ یہ کلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دل پر اتنا را گیا اور اسکے مطالب درمطالب بیان کئے جاسکتے ہیں۔

ایک ایک شعر ایسا خوبصورت ہے کہ اس پر ایک مضمون لکھا جا سکتا ہے۔ سو عاجز نامہ سی کوشش ہو گی کہ برکت کے طور پر چند ایک اشعار کو لے کر ان پر بات کی جائے۔

آپ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

وہ خزانہ جو ہزاروں سال سے مدفون تھے

اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

حضور کی تحریرات چاہے نہ میں ہوں یا منظوم ہوں ایک ایک تحریر ایک ایک شعر اپنی ذات میں ایک خزانہ ہے اب یہ ہم پڑھنے والوں پر ہے کہ ہم اس خزانے سے کتنا فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ سب سے پہلے تو میں سامعین کی دلچسپی کے لئے لفظ در شین پر بات کرتا ہوں زیادہ تر کتو خیر علم ہے لیکن پھر بھی بتاتا چلوں کہ درشین دو الفاظ کا مرکب ہے۔ درن عربی زبان کا لفظ ہے جسکا مطلب ہے موتی اور شین لفظ بھی عربی زبان سے ہے شمن شمن اسکا مطلب ہے قیمت۔ در شین۔ بیش بہا موتی، انتہائی قیمتی موتی۔ تو آئیے دیکھتے ہیں کہ درشین میں معرفت کے اور راہنمائی کے کیسے کیسے موتی موجود ہیں کیسا کیسا خزانہ موجود ہے۔

آئیے درشین میں سے دو اشعار دیکھتے ہیں۔ ویسے یہ دو

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے  
کوئی دین دین محمد سانہ پایا ہم نے

یہ کلام کتاب آئینہ کمالات اسلام میں درج ہے۔  
نشان کو دیکھ کر انکار کب تک پیش جائے گا یہ نظم کتاب حقیقتہ الوجی  
میں سے ہے اور  
آخری نظم جس کا میں حوالہ دینا چاہوں گا وہ نظم ہے۔

اے خدا اے کارسازو عیب پوش و کردگار

یہ نظم بھی برائین احمد یہ میں درج ہے۔  
تو ان سب کتابوں سے یہ منظوم کلام لے کر درشمن مرتب کی گئی ہے۔  
دوسری بات جو میں عرض کرنا چاہوں گا کہ حضرت اقدس کا  
منظوم کلام صرف اردو میں نہیں ہے بلکہ اردو کے علاوہ عربی زبان اور  
فارسی زبان میں بھی ہے تاہم آج کے اس مضمون میں خاکسار صرف  
حضور کے اردو منظوم کلام کے محسن پر ہی بات کرے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام کا تعارف اگر  
تفصیلی طور پر جاننا ہو تو ایک کتاب ہے ادب مسیح۔ یہ کتاب  
صاحبزادہ مرزاعنیف احمد صاحب نے تحریر فرمائی ہے جو کہ حضرت  
خلیفہ امسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے تھے اور ہمارے  
پیارے امام حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے  
ماموں تھے۔ ایک ملاقات میں ہمارے پیارے حضور انور ایدہ اللہ  
تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خاکسار کو یہ کتاب پڑھنے کی ہدایت فرمائی۔

خاکسار نے جب یہ کتاب پڑھی تو اسے پڑھ کر حضرت  
اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام سے اور بھی محبت و عقیدت  
پیدا ہو گئی۔ اس کتاب کے مصنف کی ایک خوش قسمتی تو یہ ہے کہ انہیں  
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام پر کتاب لکھنے کی  
اللہ تعالیٰ نے توفیق دی دوسری خوش قسمتی یہ بھی ہے کہ اس کتاب  
کے شروع میں اس کتاب کا تعارف تفصیلی طور پر خود حضرت خلیفۃ  
امسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریر فرمایا ہے۔ اس  
مضمون میں برکت کے طور پر میں حضور کے تuarی کلمات میں سے  
چند ایک لائیں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ حضور

صف دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں  
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوف کر دگار

میرا یقین کامل ہے کہ اگر کوئی سعید فطرت انسان پاک  
دل ہو کر پوری نیک نیتی سے حضور اقدس کے منظوم کلام کو پڑھ لے  
تو اسے یہ یقین ہو جائے گا کہ اس کلام کا خالق اللہ تعالیٰ کی محبت  
میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت می اور بنی نوع انسان کی محبت  
میں ایسا سرشار ہے کہ اسے دنیا کی عز و جاہ کی اور دنیاوی تعریف و  
تحسین کی ذرہ بھی پرواہ نہیں ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

کچھ شعر و شاعری سے اپنا نہیں تعلق  
اس ڈھب سے کوئی سمجھے بس معا یہی ہے

پچوں کی معلومات کے لئے بتاتا چلوں کہ حضرت مسیح  
موعود کی کبھی بھی یہ خواہش نہیں تھی کہ آپ شاعر کہلوائے جائیں اور  
نہ یہ خواہش تھی کہ آپ کا کوئی مجموعہ کلام ہو۔ یہ اردو کا مجموعہ کلام درشمن  
جو ہم پڑھتے ہیں یہ ساری نظمیں یہ سارا کلام دارا صل حضرت مسیح  
موعود کی دوسری کتابوں میں سے لیا گیا ہے یعنی حضرت مسیح موعود  
علیہ السلام جب کوئی کتاب تحریر فرمائے ہوتے تھے تو نشر میں  
لکھتے لکھتے جب خود بخوبی مضمون منظوم ہونا شروع ہو جاتا تھا تو وہیں  
نشر لکھتے لکھتے آگے وہی مضمون نظم کی صورت میں شروع ہو جاتا ہے

مثلا درشمن میں جو پہلی نظم ہے  
یہ نظم برائین احمد یہ میں درج ہے۔

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبداء الانوار کا  
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ البار کا

یہ نظم حضور کی کتاب سرمه چشم آریہ میں درج ہے۔

ہے انکا مزاج ایسا ہے انکی عادات ایسی معلوم ہوتی ہیں۔ اس پر وہ بہت ہنسنے کہنے لگے وہ تو میرادوست ہے اور میں جانتا ہوں کہ انکی عادات واقعی ایسی ہیں۔ آپ کیسے جانتے ہیں کیا آپ ان سے ملتے رہتے ہیں۔ میں نے کہا کہ نہیں میں بھی ان سے نہیں ملائیں میں نے انکی شاعری کی کتاب پڑھی ہوئی ہے اور اس ایک کتاب سے مجھے انکی ساری زندگی اور انکے خیالات سے آگاہی ہوئی ہے۔ تو شاعر کے کلام سے پتا چل جاتا ہے کہ وہ کس مزاج کا آدمی ہے اور اس کا مطبع نظر کیا ہے۔ درمیں پڑھ کے جماعت احمدیہ کا دشمن بھی یہی کہے گا کہ اس کے مصنف کا اوڑھنا بچھونا ہی اللہ تعالیٰ کی محبت ہے۔ مجھے یہاں لندن میں اس دور کے بہت نامور شعرائے کرام کے ساتھ بیٹھنے کا اتفاق ہوا۔ جب بھی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار سننا کر ان نامور شعرائے کرام سے اس کلام کے بارے میں رائے پوچھی گئی تو سب کا یہی کہنا تھا کہ ایسی اعلیٰ اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں ڈوبا ہوا کلام کوئی اللہ والا ہی لکھ سکتا ہے۔ قارئین کرام ہر شاعر اپنے دور کا مورخ ہوتا ہے اور اپنے ارگرد کے ماحول سے اور اپنے دور کے شاعر کے کلام سے نہ چاہتے ہوئے بھی متاثر ہو جاتا ہے اور اپنے پسندیدہ شاعر کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرتا ہے، میں اس دور کے کسی شاعر کا نام نہیں لیتا یہیں ہم مجموعی طور پر دیکھتے ہیں کہ اس دور میں کس قسم کی شاعری لکھی جا رہی تھی۔

سن اٹھارہ سو کے اختتام پر اور سن انیس سو کے ابتدائی سالوں کو اگر ہم دیکھیں تو کوئی شاعر محبوب کی زلفوں کی بات کر رہا ہے تو کوئی دنیاوی محبوب کی اداوں پر شمار ہو رہا ہے کوئی دنیاوی محبوب کے حسن میں زین و آسمان کے قلبے ملا رہا ہے تو کوئی ساغرو ساقی کی مرح سرائی کر رہا ہے۔ ایسے دور میں اللہ تعالیٰ کے ایک فرستادہ، اللہ تعالیٰ کے عشق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں ڈوبے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام کو دیکھتے ہیں۔

**وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم  
اب بھی اُس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار**

یعنی جو دیگر مسلمانوں کا عقیدہ چلا آ رہا تھا کہ خدا سنتا تو

تعارفی کلمات میں فرماتے ہیں۔

”دی یہ تو وہ کلام ہے جس کو کائنات کے خدا نے خود آپ کے منہ سے کھلوا یا جس کا کلام خدا کی طرف سے فصح کیا گیا ہو اسکی خوبصورتی تو بیان کرنے کی کوشش کی جاسکتی ہے رائے نہیں دی جاسکتی۔ اللہ تعالیٰ نے اس بات کی تصدیق فرمائی کہ کوئی دنیاوی کلام اسکا مقابلہ نہیں کر سکتا چاہے جتنا بڑا ہی صوفی شاعر یا لکھنے والا کیوں نہ ہو کیونکہ آپ کے کلام کا محور ہی فنا فی اللہ کا اعلیٰ ترین مقام معیار اور عشق رسول کی انتہاء ہے۔“

جیسا کہ میں نے پروگرام کے شروع میں عرض کی کہ اگر کوئی صرف درمیں اردو کو ہی پڑھ لے تو وہ حضرت مسیح موعود کی صداقت پر ایمان لے آئے گا۔ میں عرض کرتا ہوں کہ میں نے ایسا کیوں کہا۔ بات یہ ہے کہ جو شاعر حضرات ہیں یا جو شعرو ادب کے فلاسفے سے دلچسپی رکھتے ہیں وہ اس حقیقت سے آشنا ہے کہ یہ شعری کیفیت عام طور پر دل پر نازل ہوتی ہے اور کوئی بھی شاعر پروگرام بنانے کے سوچ کے شعر نہیں کہہ سکتا بلکہ اس کے لئے ایک خاص کیفیت چاہئے۔ ایسی کیفیت میں کوئی بھی شاعر اپنے باطن کو یعنی اپنے اندر کو نہیں چھپا سکتا۔ یعنی جو اسکے دل میں ہوتا ہے وہی شعر کی صورت میں کاغذ پر تحریر ہو جاتا ہے۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل کی کیا کیفیات تھیں آپ درمیں کو پہلے صفحے سے آخری صفحے تک پڑھ کر دیکھ لیں۔ آپ حیران ہو جائیں گے کہ درمیں دنیا کا واحد اور واحد شعری مجموعہ ہے جس میں شروع سے آخر تک کہیں بھی دنیاوی محبوب کا ذکر نہیں ہے۔

جیسے درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے بالکل منظوم کلام کہنے والا بھی اپنے کلام سے پہچانا جاتا ہے میں آپ کو ایک واقعہ سناتا ہوں۔ آج سے کافی سال پہلے غالباً پچیس سال قبل میں یہاں ایک بہت معروف شاعر سے ملنے انکے گھر پہنچا شاعری میں رہنمائی حاصل کرنے کے لئے۔ بہت اچھے طریقے سے محبت سے ملے۔ باتوں باتوں میں کہنے لگے کہ فلاں شاعر میرا بہت اچھا دوست ہے اس سے ملا کریں وہ آپ کی بہت راہنمائی کرے گا۔ میں نے عرض کی کہ میں ان سے نہیں ملنا چاہتا۔ انکی طبیعت اس طرح کی

اس نظم کے ایک نظم کے چار سو سے زیادہ اشعار ہیں اور ایک شعر میں بھی کسی دنیاوی محبوب کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ ایسا کلام لکھنے والا یقیناً مامور من اللہ ہی ہو سکتا ہے ورنہ سو فیصد شاعراً پنے دور کے شعراءَ کرام سے ہی متاثر ہوتے ہیں اور ویسا ہی کلام کہتے ہیں جو اس دور میں مقبول ہوتا ہے۔ سامعین کرام ایک بہت قابل ذکربات ہے کہ

صدے کی حالت میں اداسی کی حالت میں یا انہائی خوشی کے عالم میں لوگ جانے کیا کیا کہہ جاتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام کو پڑھتے ہوئے ہم پر یہ آشکار ہوتا ہے کہ انہائی مشکل حالات ہوں یا اللہ تعالیٰ کے انعامات کی بارش کا وقت ہو، ہر دو موسموں میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اپنے محبوب خدا کو پکارتے دکھائی دیتے ہیں۔ غم کی حالت کی ایک مثال دیکھتے ہیں حضور اقدس کے بہت پیارے بیٹے مبارک احمد صرف آٹھ سال کی عمر میں اس جہان فانی سے کوچ کر جاتے ہیں اور کوئی دنیاوی شاعر ہوتا تو اس موقع پر نوحے اور مرثیے لکھتا لیکن آئیے دیکھتے ہیں حضور اقدس اس موقع پر کیا فرماتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں۔

جگر کا تکڑا مبارک احمد جو پاک شکل اور پاک خو تھا وہ آج ہم سے جدا ہوا ہے ہمارے دل کو ہزیں بنا کر برس تھے آٹھ اور کچھ مہینے کہ جب خدا نے اسے بلا یا بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پر اے دل تو جاں فدا کر

کیسا خوبصورت اور اللہ تعالیٰ کی محبت اور اسکی رضا پر ارضی کلام ہے۔ کوئی گلنہیں کوئی شکونہیں بلکہ دل کی بات کہی کہ ہر چند وہ میرے جگر کا تکڑا تھا لیکن بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پر اے دل تو جاں فدا کر۔ سجادہ اللہ۔

ایک دفعہ میری محترم ظہیر خان صاحب مرتبی سلسلہ سے درشیں سے متعلق بات ہو رہی تھی تو انہوں نے بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ میں درشیں اپنے پاس رکھتا ہوں کیونکہ یہ درحقیقت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی

ہے بولتا نہیں یعنی وحی کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے، حضرت مسیح موعود نے آکر یہ خوشخبری دی کہ ہمارا خدا ایک زندہ خدا ہے جو سنتا بھی ہے اور بولتا بھی ہے اور وحی کا سلسلہ بند نہیں ہے۔ دیکھیے جب اس دور کے شعراءَ کرام دنیاوی شاعری کر رہے تھے اللہ کے بندے کا کلام سنئے۔

فانیوں کی جاہ و حشمت پر بلا آؤے ہزار سلطنت تیری ہے جو رہتی ہے دائم برقرار اور

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چھوٹوں  
قرآن کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے  
کوئی دیں دین محمد سا نہ پایا ہم نے  
وہ پیشووا ہمارا جس سے ہے نور سارا  
نام اسکا ہے محمد ولبر مرا یہی ہے  
اس نور پر فدا ہوں اسکا ہی میں ہوا ہوں  
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

سبحان اللہ۔ ہر ذی شعور اس بات کو تسلیم کرے گا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام کو دنیاوی شاعری سے کچھ بھی تعلق نہیں تھا اسکی وجہ یہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً بتایا کہ تیرے کلام میں ایک ایسی چیز ہے جس میں شاعروں کو دخل نہیں اور ایک اور الہام ہے کہ تیرا کلام خدا کی طرف سے فتح کیا گیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اللہ تعالیٰ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور قرآن کریم سے بے بناءً محبت کی کیا یہ بات یہ دلیل کافی نہیں ہے کہ ایک شخص با وجود قادر کلام ہونے کے اور اتنا قادر کلام کہ صرف ایک نظم

اے خدا اے کار سازو عیب پش و کردگار

پھر عام دنیاوی شاعر سارے تو نہیں لیکن زیادہ تر لفاظی کے میدان میں اتر کر بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں چنانیں توڑ دیں گے۔ سمندر پی جائیں گے ستارے توڑ لائیں گے۔

حضرت مسحی موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پڑھ کر ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ حضور نے نشر ہو یا نظم نے تمام طاقتیں اللہ تعالیٰ کی طرف ہی منسوب کی ہیں۔ حضور اقدس فرماتے ہیں۔

اے کرم خاک چھوڑ دے کبر و غور کو  
زیبا ہے کبر حضرت رب غیور کو

پھر فرماتے ہیں

بد تر بتو ہر ایک سے اپنے خیال میں  
شاید اسی سے دخل ہو دارالوصال میں

شاعری کی ایک خوبی یہ بھی ہوتی ہے کہ دریا کو کوزے میں بند کر دیا جائے ایک شعر میں ایک پوری داستان کو سہو دیا جائے۔ آئیے دیکھتے ہیں سینکڑوں مثالوں میں سے صرف ایک  
مثال

نفس کو مارو کہ اس جیسا کوئی دشمن نہیں  
چکے چکے کرتا ہے پیدا وہ سامان دمار

جس نے ہمت کر کے نفس دوں کو زیر پا کیا  
چیز کیا ہیں اسکے آگے رسم و اسفند یار

پہلے اس کے معانی عرض کروں۔ دمر عربی زبان کا لفظ ہے تباہی اور دوں کا مطلب ہے دنیا۔

رسم و اسفند یار۔ اب دیکھیے ایک شعر میں نہ صرف یہ کہ ایک بہت ہی خوبصورت پیغام دیا کہ نفس کو زیر پا کریں۔ نفس کے غلام نہ بنیں بلکہ نفس کو اپنے پیروں کے نیچے رکھیں ساتھ ہی رسم و اسفند یار کی بات کی۔ یہ رسم و اسفند یار کیا ہیں۔ کہتے ہیں کہ فارسی زبان کے مشہور شاعر فردوسی نے اپنے شاہنامے میں بہادری کے لئے ایک

تحریروں کا خلاصہ ہے۔ مرbi صاحب کہنے لگے کہ اصل الفاظ اور حوالہ تو مجھے یاد نہیں لیکن حضور رحمہ اللہ کے بیان فرمانے کا مفہوم یہ تھا جو خاکسارے عرض کیا۔

معزز قارئین بعض دنیا دار شعرا نے اپنی علمیت جتنے کے شوق میں حضرت مسحی موعود علیہ السلام کے بعض اشعار پر تنقید کی کہ یہ شاعری کے مروجہ قوانین پر پورا نہیں اترتے۔ یہ انکا تعصب ہے اور بالکل غلط بات ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ہمیں حضور کے کلام کو کسی دنیاوی شاعر کے کلام سے موازنہ کرنے کی کوئی ضرورت ہی نہیں ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے لکھا جانے والا کلام ہے دوسری بات کہ اگر ہم افایل اور بحر اور آہنگ کی بات بھی کریں تو میں عرض کرتا چلوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے پوری درمیں ایک دفعہ نہیں کئی دفعہ پڑھنے کا موقع ملا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہر ہر شعر ایک شاہکار ہے اور انسانی زندگی میں انقلاب لانے والا شعر ہے اور ہر شعر پوری طرح شاعری کے تمام اصولوں پر پورا اترتاتا ہے۔ چاہے وہ افایل کی بات ہو یا بحر کی بات ہو ہر ہر شعر میں مکمل روائی اور خوبصورتی پائی جاتی ہے۔ صرف ایک مثال عرض کرتا چلوں حضور اقدس کی نظم اے خدا اے کار ساز و عجیب پوش و کرد گار اس نظم میں چار سو سے زائد اشعار ہیں اور ہر شعر فاعلان فاعلان فاعلان فاعلات کے افایل کے مطابق سو فیصد بھر میں ہے۔

حضرت مسحی موعود کے کلام کو پڑھ کر ایک بات اور بھی عیاں ہوتی ہے کہ حضور اقدس نے ایک شعر بھی شعر برائے شعر نہیں کہا۔ مثلاً ہم دیکھتے ہیں اس دور میں بھی اور آج بھی خودی کے موضوع پر بعض شعرا نے بڑے بڑے بلند و بالادعوے کئے ہیں کہ اتنی خودی ہونی چاہئے کہ خدا سے التجا کی بجائے خدا خود پوچھئے کہ اے میرے بندے تیری کیا مرضی ہے۔ حضرت مسحی موعود علیہ السلام نے اسکی برعکس عاجزی کی تعلیم دی ہے۔

یارو خودی سے باز بھی آؤ گے یا نہیں  
خو اپنی پاک صاف بناؤ گے یا نہیں

چشمہ خورشید میں مجیں تری مشہود ہیں  
ہر ستارے میں تماشہ ہے تیری چکار کا

کیا عجب تو نے ہر اک ذرہ میں رکھے ہیں خواص  
کون پڑھ سکتا ہے سارا دفتر ان اسرار کا

جس کو تیری ڈھن لگی آخر وہ تجھ کو جا ملا  
جس کو بے چینی ہے یہ وہ پا گیا آخر قرار

عشقی کی ہے علامت گریہ و دامان دشت  
کیا مبارک آنکھ جو تیرے لئے ہو اشکبار

سوال ہو سکتا ہے کہ  
زندگی کیا ہے۔ زندگی کی فلاسفی کیا ہے۔ تو دیکھے ان اشعار میں کیا  
خوبصورت جواب موجود ہے۔

جادو دانی زندگی ہے موت کے اندر نہاں  
گلشنِ دلبر کی راہ ہے وادی غربت کے خار

یعنی یہ دنیا تو عارضی ہے یہ خوشیاں عارضی ہیں ہمیشہ کی  
زندگی تب تک نہیں ملتی جب تک انسان موت کی وادی سے نہ  
گزرے اور اعمال صالحہ بجا لینے والوں کو اس موت کی وادی سے  
گزرنے کے بعد گلشنِ دلبر یعنی محبوب کے باغ میں محبوب سے  
ملاقات ہوگی۔

پھر دیکھیے حضور اقدس دنیا کی بے شاتی کس خوبصورتی سے بیان  
فرماتے ہیں۔

دنیا بھی اک سرا ہے بچھڑے کا جو ملا ہے  
گرسو برس رہا ہے آخر کو پھر جدا ہے

اے دوستو پیارو غقی کو مت بسا رو  
کچھ زاد راہ لے لو کچھ کام میں گزارو  
پھر کسی کے ذہن میں سوال آ سکتا ہے۔ مخالفت بہت ہے کیسے

افسانوی کردار رسم ایجاد کیا۔ بعض روایات کے مطابق رسم  
پرانے زمانے میں ایران کے ایک بہادر پہلوان اور سپہ سالار بھی  
گزر رہے یعنی حقیقی کردار ہے بعض مورخین کا کہنا ہے کہ رسم ایک  
فرضی کردار ہے لیکن بہر حال فردوسی نے اسے اپنے منظوم کلام  
شاہنامے میں اس کردار رسم کی قوت اور بہادری کا ذکر کیا ہے جو  
تورانی بادشاہ افراسیاب کو بار بار شکست دیتا ہے اور افسانوی شہرت  
کے حامل طاقتو رشہزادے اسفندیار کو بھی شکست دیتا ہے۔ یہ وہی  
رسم ہے جو افسانے میں اپنے بیٹے سہرا ب کو بھی غلطی سے قتل کر دیتا  
ہے۔ تو دیکھیے کیسے ایک ہی شعر میں حضور اقدس علیہ السلام نے کس  
خوبصورتی کے ساتھ ایک پوری داستان کو ایک شعر میں بیان فرمادیا  
ہے۔

پھر حضور اقدس کا شعر

مضھل ہو جائیں گے اس خوف سے سب جن و اس  
زار بھی ہو گا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار

اس شعر میں زارروں سے متعلق پیشگوئی موجود ہے۔  
تو دیکھیے ایک ایک شعر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کس  
خوبصورتی سے پیغام بھی دیا اور تشبیحات کا بھی استعمال کی ہیں۔  
میں عرض کرتا ہوں کہ حضرت اقدس مسیح علیہ السلام کا  
ایک ایک شعر بار بار پڑھنے یاد رکھنے اور عمل کرنے کے لائق ہے۔  
آئیے آج کی دیکھیے ایک ہی شعر میں پورا مضمون بند کر دیا ہے۔  
کوئی پوچھئے تبلیغ کیسے کی جاتی ہے اسکا جواب ایک ہی شعر میں  
موجود ہے۔

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج  
جنکی نظرت نیک ہے وہ آئے گا انعام کار

کوئی سوال کر سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو کیسے دیکھا جا سکتا ہے، کیسے پایا جا  
سکتا ہے۔ دیکھیں کیسے ان چند اشعار میں اسکا جواب موجود ہے۔

ہے عجب جلوہ تری قدرت کا پیارے ہر طرف  
جس طرف دیکھیں وہی رہ ہے ترے دیدار کا

## براہ کرم آپ ہم سے رابطہ فرمائیں

اگر آپ نے کبھی کوئی کتاب یا مقالہ لکھا ہے یا آپ کی کوئی تصنیف شائع ہوئی ہے تو درخواست ہے کہ اولین فرصت میں ہم سے رابطہ فرمائیں۔ ”ریسرچ سیل“ ایسی تمام کتب / اخبارات و رسائل اور مقالہ جات کا ڈیٹا اکٹھا کر رہا ہے جو 1889 سے لے کر اب تک کسی بھی احمدی کی طرف سے شائع شدہ ہوں۔ درج ذیل کوائف کے مطابق ہمیں فیکس یا ای میل کریں۔ اگر آپ کے پاس سلسلہ کی پرانی کتب موجود ہیں تو بھی درخواست ہے کہ ہمیں مطلع فرمائیں۔ آپ کے تعاون کا شدت سے انتظار ہے گا۔

### ضروری کوائف:

- کتاب کا نام: مصنف / مرتب / مترجم کا نام: - ایڈیشن: مقام اشاعت: - تاریخ اشاعت: - ناشر / ناشر / طالع: - تعداد صفحات: زبان: - موضوع:

برائے رابطہ فون نمبرز:  
انچارج ریسرچ سیل، پی او بی اس 14 چناب نگر ربوہ پاکستان

آفس: 0092476214953  
Res: 0092476214313,  
Mob: 00923344290902  
فیکس نمبر: 0092476211943  
ای میل: research.cell@saapk.org

انچارج ریسرچ سیل ربوہ

برداشت کی جائے۔ دیکھئے کیسا خوبصورت جواب موجود ہے۔

گالیاں سن کر دعا دو پا کے دکھ آرام دو  
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاں انکسار

دیکھ کر لوگوں کا جوش و غیض مت کچھ غم کرو  
شدت گری کا ہے محتاج باران بہار

ایک نصیحت جس کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی نشر میں بھی  
اور نظم میں بھی بار بار ذکر فرمایا ہے وہ ہے عاجزی اور انکساری۔  
ایک شعر دیکھتے ہیں۔

جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا  
اے آزمائے والے یہ نسخہ بھی آزمائے

تو اس تحریر کے توسط سے مجھے قارئین کرام کو اس امر کی  
طرف توجہ دلانی ہے کہ ہمیں درمیں کام طالع کرتے رہنا چاہئے اس  
سے اللہ تعالیٰ کی محبت دلوں میں پیدا ہوتی ہے اور کوشش کر کے اگر  
ممکن ہو تو اسکے کچھ اشعار زبانی بھی یاد کر لینے چاہئے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کو  
پڑھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

## مبارک صدیقی

### جنگ میں امن

حضرت بریڈہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ صحابہ کی  
کوئی پارٹی جہاد کے لئے روانہ فرماتے تو اس کے امیر کو نصیحت فرماتے تھے کہ اللہ کا  
نام لے کر خدا کے رستے میں نکلو اور کبھی خیانت نہ کرو اور نہ کبھی دشمن سے بد عہدی کرو  
اور نہ قدیم و حشیانہ طریق کے مطابق دشمن کے مقتولوں کے اعضاء وغیرہ کاٹو اور نہ  
کسی بچے یا عورت کو قتل کرو۔

(مسلم کتاب الجہادو السیر باب تأمیر الامراء حدیث نمبر 4522)

کیا آپ اپنے لازمی چندہ جات شرح کے مطابق ادا کر رہے ہیں؟  
 درج ذیل وضاحت آپ کی رہنمائی کے لئے شائع کی جا رہی ہے۔

Monthly Income	Chanda Aam	Wassiyat (Amad)	Jalsa Salana
100	6.25	10.00	0.83
250	15.63	25.00	2.08
500	31.25	50.00	4.17
750	46.88	75.00	6.25
1000	62.50	100.00	8.33
1250	78.13	125.00	10.42
1500	93.75	150.00	12.50
1750	109.38	175.00	14.58
2000	125.00	200.00	16.67
2500	156.25	250.00	20.83
3000	187.50	300.00	25.00
4000	250.00	400.00	33.33

# شرائط بیعت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے 12 جنوری 1889ء میں ایک اشتہار بعنوان ”تمکیل تبلیغ“ شائع فرمایا جس میں وہ دس شرائط بیعت جو جماعت میں مشہور و معلوم ہیں اور اب ہر بیعت فارم پر چھپی ہوئی ہوتی ہیں، تحریر فرمائیں اور وہ یہ ہیں۔

اول:

بیعت کندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے محنت بر ہے گا۔

چارم:

یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا۔ زبان سے نہ ہاتھ سے کسی اور طرح سے۔

سوم:

یہ کہ بلا ناخہ پنجوئی نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا۔ اور حتی الوجع نماز تجویز کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم ﷺ پر درود پڑھنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مدد و مدد اخیر کرے گا۔ اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو پانہ ہر روزہ ورد بنائے گا۔

دوم:

یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہو گا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

ہفتم:

یہ کہ تکمیر اور خوت کو بکھری چھوڑ دے گا اور فردتی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حسینی اور مسکینی سے زندگی بس کر کے گا۔

ششم:

یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے بازاً جائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بلکل اپنے سر پر قبول کرے گا اور قَالَ اللَّهُ أَوْرَقَالَ الرَّسُولُ كَوَاپِنْ هِرِیک راہ میں دستور اعمال قرار دے گا۔

چشم:

یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور سرعت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ و فاداری کرے گا اور بہر حال راضی بقضا ہو گا اور ہر ایک ذلت اور ذکر کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا اور کسی میہمت کے وارد ہونے پر اس سے مدد نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھاۓ گا۔

وہم:

یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت مجھن للہ بالقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تاویت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درج کا ہو گا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتہوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

نهم:

یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں حضر اللہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتیں اور نعمتوں سے نبی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

ہشتم:

یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

# کھو الشافی

## Howashafi



### چند کار آمد ہومیو پیٹھک نجات

{ خواب میں حادثات دیکھتے تو ایسے مریض کی دوا

**Carbo Veg = 200**

{ اگر کوئی خواب میں ننگا لوگوں کو دیکھتے تو ایسے مریض کی دوا

**Pulsatilla = 30**

{ خواب میں سفر کر رہا ہو تو **30 = Kali-Nit** دوا ہوگی۔

{ خواب میں پھول دیکھتے تو **200 = Nat-Sulph** دوا ہوگی، چند دن لیں۔

{ خواب میں فوت شدہ عزیزوں کو دیکھتے تو **1000 = Ferrum Met** ہفتہوار دیں۔

{ خواب میں فوت شدہ دوست احباب دیکھتے تو **200 = Nat-Carb** میں چند

دن دیں۔

{ خواب میں مردے دیکھتے اور اکثر دیکھا کرتے تو **1000 = Anacardium** ہفتہوار دیں۔

{ خواب میں اپنے آپ کو قید دیکھتے تو **30 = Clematis** تین بار دن میں لے۔

{ خواب میں جنگ و جدل دیکھتے تو **30 = Allium-Cepa** تین بار دن میں۔

### دو دھم میں مٹھا اس

چینی ملا دودھ باغی ہوتا ہے۔ عموماً دودھ بغیر چینی پینا چاہئے۔ چینی ملنے سے جو کیلیشم ہوتا ہے آئندہ ہونی والی تبدیلی کے اثرات بھی الرجی کے بعض مریض اتنے دن پہلے ہوتے ہو جاتا ہے اس لئے چینی ملانا مناسب نہیں ہے۔ دودھ میں قدرتی مٹھاں ہوتی ہے۔ پچکا دودھ پینے سے تھوڑے ہی دنوں میں قدرتی مٹھاں والے بغیر چسیسوں میں دودھ پینے کی عادت پڑ جاتی ہے۔ جہاں تک ہو سکے دودھ میں چینی نہ ملائیں۔ اگر مٹھاں کی ضرورت ہو تو شہد، میٹھے چھلوں کا جوس، منقہ کوچکو کراس کا پانی، گنے کا رس، گلکوز کا مالمیک۔ مصری ملا دودھ مادہ ہنوبی میں اضافہ بھی کرتا ہے۔

### گاجر

{ یرقان کے لئے گاجر کا جوس مصری ملا کر استعمال کریں۔

{ گاجر خون کے سرخ ذرات میں اضافہ کرتا ہے۔

{ گاجر کے استعمال سے پیٹ کے کیڑے مر جاتے ہیں۔

{ گاجر پیشاب کی بلن دو رکتا ہے۔

### ارشاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت بال سلسلہ احمدیہ نے یہاں پر کثرت کا فلسفہ یوں بیان فرمایا ہے کہ:

”اس قدر کثرت میں خدا تعالیٰ کی حکمت معلوم ہوتی ہے تاکہ ہر طرف سے انسان اپنے

آپ کو عوارض اور امراض میں گھرا ہوا پا کر اللہ تعالیٰ سے ترزاں اور لرزائیں رہے اور

سے اپنی بے شباتی کا ہر دم تین رہے اور مغرب و رہہ ہوا رنگا فل ہو کر موت کو نہ بھول

جاوے اور خدا سے بے پرواہ نہ ہو جاوے“

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 217)

س ہمن میں ہر زیدہ بہادت فرمائی:

”سچ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کے اذن کے بغیر ہر ایک ذرہ جوانسان کے اندر جاتا ہے کبھی

سفید نہیں ہو سکتا تو یہ واستغفار بہت کرنی چاہیے تا خدا تعالیٰ اپنا فضل کرے۔

جب خدا تعالیٰ کا فضل آتا ہے تو دعا بھی ہوتی ہے۔“

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 242)

### حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا الرجی کے بارہ میں ایک اقتباس (ہومیو پیٹھک یعنی علاج بلیٹش)

رجی کے ہمن میں ہونے والی تحقیقات سے ایک اور بات بھی سامنے آئی ہے کہ موسم

میں آئندہ ہونی والی تبدیلی کے اثرات بھی الرجی کے بعض مریض اتنے دن پہلے

محسوس کر لیتے ہیں کہ جب ابھی انتہائی لطیف سانسی آلات نے بھی انہیں محسوس نہ

کیا ہو۔ مثلاً بعض ایسے مریض ہیں جنہیں بجلی کے کڑ کئے اور موسم میں اضطراب پیدا

ہونے سے الرجی ہو جاتی ہے۔ چونکہ تحقیق سے جو حیرت انگیز بات سامنے آئی ہے وہ

یہ تھی کہ موسم کی ظاہری تبدیلیاں ابھی پیدا ہی نہیں ہوئی تھیں اور ان کے آثار بھی کسی

سانسی آلہ کے ذریعہ منظم نہیں ہو سکے تھے پھر بھی ایسے مریضوں میں اسے الرجی

کے آثار شروع ہو گئے جس کا تعلق اس بگڑے ہوئے موسم سے تھا۔ اللہ تعالیٰ نے

پرندوں کو بھی یہ ملکہ عطا فرمایا ہے کہ موسم کی تبدیلی سے پہلے ہی اسے محسوس کر لیتے

ہیں اور شور مچانے لگتے ہیں۔

ان نجٹے جات کے چھاپنے کا مقصد صرف جنی نوع انسان کی بے لوث خدمت ہے۔

ان ادویات کے استعمال سے پہلے اپنے معانع سے مشورہ ضرور کر لیں۔